

## سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی / پانچواں اجلاس

## مباحثات 2013ء

(اجلاس منعقدہ 16 اگست 2013ء برطابق 108 شوال 1434ھ بروز جمعہ)

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	چیئرمینوں کا پیشہ۔	2
2	دعائے مغفرت۔	3
	(اجلاس منعقدہ 19 اگست 2013ء برطابق 11 شوال 1434ھ بروز سوموار)	
9	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	4
10	رخصت کی درخواستیں۔	5
10	تحریک التوانہ نمبر 1 مجاہب جانب نصراللہ ذریعہ۔	6
11	مشترک تحریک التوانہ نمبر 2 مجاہب حاجی گل محمد ذمیر الیوان کی کارروائی۔	7
14	بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء اٹھارویں ترمیم کے تحت ناگزیر مجوزہ ترمیم کا پیش کیا جانا۔	8

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 16 اگست 2013ء بہ طبقہ 08 رشوال المکرم 1434ھ بروز جمعۃ المبارک بوقت شام  
بجھر 04 منٹ پر زیر صدارت جناب اپیکر میر جان محمد خان جمالی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں  
منعقد ہوا۔

**جناب سپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

يَا يَهُا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغْرِنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَقَفَةٌ وَلَا يَغْرِنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ه

إِنَّ الشَّيْطَنَ لَكُمْ عَدُوٌ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا طِ اِنَّمَا يَدْعُوُا حِزْبَهُ لِيَكُونُو اِنْ اَصْحَابِ

السَّعْيِ طِ هُدَى الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ هِ وَالَّذِينَ اَمْنَوْا وَعَمِلُوا الصِّلَحتِ

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ع

﴿پارہ نمبر ۲۲ سورہ فاطر آیات نمبر ۵ تا ۷﴾

**ترجمہ:** بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے، سودا نہ دکھائے تم کو دنیا کی زندگانی اور نہ دنادے تم کو اللہ کے نام سے وہ دنباڑ - تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم بھی سمجھ رکھو اس کو دشمن وہ تو بُلا تا ہے اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ وہ دوزخ والوں میں - جو مکر ہوئے اُن کو سخت عذاب ہے، اور جو یقین لائے اور کیتے بھلے کام اُنکے لیئے ہے معافی اور بڑا ثواب - وَمَا عَمَلَيْنَا إِلَّا لِلَّبَاغُ۔

**جناب اسپیکر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - Provincial Assembly of Balochistan قاعدہ نمبر 13 کے تحت Rules of Procedure and Conduct of Business.

Penal of Chairmans کا میں اعلان کرتا ہوں۔

### چیئرمینوں کا پیت

- 1 شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔
- 2 سردار رضا محمد بڑیج صاحب۔
- 3 انجینئر زمرک خان صاحب۔
- 4 محترمہ راجلہ عبدالجمید خان درانی صاحب۔

پچھلے دنوں ہمارے ایک sitting member وفات پا گئے ہیں۔ پہلے اُنکے لئے دعاۓ مغفرت کرائی جائیگی اور بھی واقعات ہوئے ہیں عید سے پہلے اور آج تک جو ہو رہے ہیں۔ چاہے وہ پولیس لائز کا واقعہ ہو، محیب اللہ کا کڑا ایس اتیج ادا کا، فاروقیہ مسجد کا معاملہ اور آج آپکو اطلاع مل چکی ہو گی کہ جعفر ایک پر اکٹ فارم ہوا ہے وہاں بھی فونگیاں ہوئی ہیں۔ مولانا صاحب! آئیں دعا کریں، پہلے عظیم بلیدی صاحب کیلئے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

**جناب اسپیکر:** اس سے پہلے کہ اپنے معزز زمبر کے honour میں اجلاس برخاست کیا جائے، جور دایت ہے۔ رحمت بلوچ صاحب! آپ floor میں اور اُنکے بارے میں کچھ کہیں۔

**جناب رحمت علی صاحب بلوچ:** شکریہ جناب اسپیکر! آج کے اجلاس کے توسط سے، میں اپنے ساتھی، اپنے بارو، جو میرے دائیں side پر بیٹھا کرتا تھا۔ بہت دُکھ اور افسوس کا انہما کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! یہ میرے لئے، نیشنل پارٹی کیلئے بلکہ پورے بلوچستان یا بلوچ قوم کیلئے ایک بڑا سانحہ ہے۔ اس سے پہلے کہ میں میر عظیم بلیدی کی زندگی پر، پھر اُسکی فکری اور سیاسی وابستگی پر نظر ڈال دوں۔ میں میدیا کے سامنے اس floor کے توسط سے ایک بات کی clarification کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میر عظیم بلیدی کی موت، یہ خود کشی نہیں ایک accident ہے۔ اس واقعہ کی خبر سن کر میں خود وہاں پہنچ گیا۔ جو با تین ہیں پولیس کی، جو ڈاکٹروں نے check up کیا ہے۔ اور وہاں جو ذمہ دار اور دوستوں کی باتیں ہیں کہ وہ رات کو سفر سے آتا تھا اور کمرے میں پہنچا۔ اور اُس نے جن دوستوں کو اُنکے گھروں تک پہنچا دیا تھا انکو تاکید کی تھی ”کہ کل صحیح دس بجے تین

چار جگہوں پر فاتحہ خوانی کیلئے جانا ہے، تو اس نے موبائل چارج پر لگا کے، وہاں bed پر بدقسمتی سے جو را لفٹ رکھی ہوئی تھی۔ وہ پہلے سے loaded تھی۔ اُسکو پتا نہیں تھا اس نے میگزین نکال کر ٹیبل پر رکھا۔ اور اسی اثنا میں یہاں فائر ہوا۔ تو بدقسمتی یہ ہے کہ یہ ایک accident تھا۔ میڈیا اخباروں میں چلا یا گیا کہ یہ خود کشی ہے۔ بلکہ میں اسکو clear کرتا چلوں۔ ایسا سمجھو کر میں اُسکی فیملی کا ایک ممبر ہوں۔ اُسی طرح جس طرح باقی اُسکی فیملی کے ممبرز ہیں۔ اور جہاں تک میر عظیم بلیدی کا تعلق ہے جناب اسپیکر! میں اُسکی سیاسی اور فکری وابستگی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ نیشنل پارٹی کیلئے ایک سانحہ ہے۔ جو ایک مضبوط عظیم سیاسی کارکن اور ایک عظیم سیاسی لیڈر سے محروم ہوئی۔ بلکہ میر عظیم بلیدی کا تعلق اُس گھرانے سے تھا جس گھر میں بہت سی قد آور شخصیات پیدا ہوئی ہیں۔ یہ اُس انسان کا بیٹا تھا جو دوبار اسمبلی ممبر منتخب ہوئے تھے۔ اُسکا والد شہید میر ایوب بلیدی ایک غریب دوست، قوم دوست، اس سرز میں سے محبت کرنے والا بندہ اور ایک بے لوث سیاسی کارکن تھا۔ وہ ۱۹۸۳ء کو شہید میر ایوب بلیدی کے گھر بلیدہ مہناز میں پیدا ہوا۔ میڑک اور انثر، لارنیں کانچ اسلام آباد سے کیا اور اسکے بعد گر بیویشن F.C کانچ لاہور سے کیا۔ اسکے بعد جو نہیں وہ علاقے میں آیا، اُس نے باقاعدہ طور پر اپنی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ایک اپنچھے اور منظم انداز میں کیا۔ بلکہ میں یہ گوش گزار کرتا چلوں کہ شہید ایوب کی شہادت کے بعد بلیدہ میں غریب، مزدور اور محنت کش طبقہ وہ ایسے مایوس ہو گیا تھا کہ وہ بلیدہ چھوڑ کر حب اور کراچی میں جا کر آباد ہوا۔ گر بیویشن کے بعد جب میر عظیم بلیدی واپس آ کر علاقے میں اپنی سیاسی سرگرمیاں شروع کیں۔ تو اسکے آنے کے بعد تمام لوگ واپس آ کر بلیدہ میں دوبارہ آباد ہو گئے۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ بتاتا چلوں کہ میر عظیم بلیدی کے والد کی شہادت کے بعد، جو بڑی جنگ چھڑی تھی پورے مکران میں پینتیس بندے مارے گئے تھے۔ باہمیں سالہ مسئلے کو پچھلے سال اس نوجوان نے انسانیت دوست اور پُر امن سیاسی جدوجہد کا ثبوت دیتے ہوئے باقاعدہ طور پر ایک اہم role ادا کیا۔ اسکے والد کی شہادت کے بعد یہ مسئلہ پھوٹ پڑا تھا، اُس نے اس مسئلے پر مکران کی امن کمیٹی کے ساتھ بھر پور انداز میں تعاون کر کے، اس مسئلے کو حل کرو کر انسانیت اور قوم دوستی کا ثبوت دیا۔ اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ اُسکے کردار اور اُسکا جو role رہا ہے علاقے میں، میں وہ الفاظ ادا کروں۔ بلکہ میں اُسکی مغفرت کیلئے دعا کرتا ہوں۔ اور یہ ایک سانحہ ہے ہمارے لئے۔ اور میں کوشش کروں گا، میری یہ commitment ہے کہ جس سوچ اور فکر کے ساتھ اس نے ایک خدمت سرانجام دی ہے، اسکے مشن کو پارٹی کے ارکان، کارکن، بشمول پارٹی لیڈر شپ پا یہ تکمیل تک پہنچا دے گی۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔ خالد انگو صاحب! Please take the floor!

**میر خالد لاگو:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ جناب اسپیکر! آج پورا بلوچستان، خاص کر ہم ہماری پارٹی ایک عظیم دوست، عظیم بھائی سے محروم ہو گئی ہے۔ لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کیونکہ میں تو عید پر ملک سے باہر تھا۔ عظیم بلیدی ایک بہادر بیٹا تھا۔ خود کشی تو بزرگوں کا کام ہوتی ہے۔ زندگی سے یزار بزدل لوگ ہوتے ہیں۔ افسوس کہ حکومتی سطح پر یا ہماری پارٹی کے حوالے سے بھی، ایک ہفتہ دس دن گزرنے کے باوجود اسکی صحیح نہیں کی گئی۔ خود کشی میرے خیال میں وہ کرہی نہیں سکتا تھا۔ اسکو میدیا میں جس طرح اچھالا گیا، خود کشی کا رنگ دیا گیا، تو میں اسکی مذمت کرتا ہوں۔ جیسے رحمت جان نے حقیقت آپ لوگوں کے سامنے پیش کی، اُسکے والد شہید ایوب بلیدی کی بلوچستان اور بلوچستان کے عوام، خاص کر نیشنل پارٹی کیلئے جو تھی، جو انکی قربانیاں تھیں۔ عظیم بلیدی کی موت ہماری پارٹی کیلئے بلوچستان کیلئے ایک commitment بہت بڑا سانحہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور یہ جو ایک خلابیدا ہوا ہے۔ وہ خلا میرے خیال میں بلوچستان خاص کر اس علاقے کے لوگوں کیلئے کافی عرصے تک پُر نہیں ہو سکے گا۔ بس اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لوحقین کو صبر حمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔ اس سے قبل کہ میں اجلاس کی کارروائی ملتوي کروں۔

**جناب عبید اللہ خان بابت:** جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی بابت صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

**جناب عبید اللہ خان بابت:** عظیم بلیدی صاحب جو تین چار روز پہلے اپنے گھر میں فوت ہوئے تھے۔ میں انکی اس ناگہانی موت پر بہت افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے اُنکے ت quam خاندان، عزیزاً وقارب سے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ عظیم بلیدی تو ایک نوجوان تھا، پہلی بار وہ منتخب ہو کر اس اسمبلی میں آیا تھا۔ اُنکے والد محترم ایوب بلیدی جو ہمارے ساتھ پچھلے دو مریں منشہ بھی رہے ہیں۔ میں خود انکی فاتحہ خوانی کیلئے اُنکے گھر گیا تھا۔ حقیقت میں عظیم بلیدی جوان آدمی تھے اسمبلی میں ہماری پشتہ میں کہتے ہیں ”کہ دُمُر ک ٿغ وہی۔ دَدَه ٿغ نہ وہ“، یعنی وہ بہت مدد برانہ انداز میں آدمی سے ملتے تھے، اور ہر ایک کی عزت بھی کرتے تھے۔ اور یہ حقیقت بھی یہ ہے۔ اگر واقعہ کی نوعیت کو دیکھا جائے تو وہ رات کو دیریک دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر پھر گھر آیا تھا۔ تو یہ حقیقت ہے کہ اسکو ہم خود کشی نہیں کہہ سکتے۔ انکا گھر کا مسئلہ بھی حل ہوا تھا۔ گھر میں بھی کوئی ایسا

مسئلہ نہیں تھا۔ جوان آدمی تھا اور انکے دوست جو لاہور میں انکے ساتھ پڑھتے تھے، ہمارے علاقوں کے لوگ، ان لوگوں نے کہا کہ عظیم، بہت اچھا student اور قابل آدمی تھا۔ اور تعلیم میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں تھا۔ تو میں پشتو نگو ایلی عوامی پارٹی کی طرف سے اُنکی ناگہانی موت پر ہم سب کو افسوس ہے۔ ہمارا colleague تھا ہمارا دوست تھا۔ ان کے جانے سے بہت بڑا خلاپیدا ہوا ہے۔ تو ہم اسکے بھائیوں اور بیویوں سے تعزیت کرتے ہیں۔

شکریہ جی۔

**جناب اسپیکر:** گل محمد دمڑ صاحب۔

**حاجی گل محمد دمڑ:** شکریہ۔ جناب اسپیکر! عظیم بلیدی صاحب بہت اچھے انسان تھے۔ اور ان سے میرا تو خیر زیادہ وہ نہیں تھا۔ تین چار ملاقاں میں ان سے ہو چکی ہیں۔ یقیناً وہ غریب پرور تھے۔ اور سننے رہے ہیں کہ بہت اچھے مغلص اور عزت دار آدمی تھے۔ میں اپنی اور اپنی پارٹی جمیعت علماء اسلام کی طرف سے اُنکے غم میں انکے خاندان کے ساتھ برابر کا شریک ہوں اور ہمیں دُکھ ہوا۔ جیسے ہمارے فاضل مبرنے کہا کہ یہ حادثہ تھا۔ اور یقیناً یہ حادثہ ہی ہو گا کمزور آدمی خود کشی کر سکتا ہے بہادر اور دلیر انسان وہ خود کشی نہیں کر سکتا۔ وہ بہادری سے اپنی جان دے دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں انکو جگہ عطا فرمائے آمین۔

**جناب اسپیکر:** جی زمرک خان صاحب۔

**انجینئر زمرک خان:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں بھی اپنی پارٹی کی طرف سے عظیم بلیدی کی ناگہانی حادثاتی موت پر انکے خاندان، انکی پارٹی اور پورے بلوچستان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ حقیقت میں ہم بھی انکے خاندان کو جانتے ہیں۔ انکے کزن ظہور بلیدی بھی ہمارے ساتھ یہاں منستر ہے ہیں۔ پورا خاندان انکا ایک تاریخ رکھتا ہے، بلوچستان کی سیاست میں انکے والد ایوب بلیدی صاحب بلکہ وہ خود ایک نوجوان تھا انکے لئے وقت بہت زیادہ تھا عوام کی خدمت کا۔ وقت سے پہلے انکی موت ہوئی ہمیں بھی افسوس ہے اور انکے خاندان کے ساتھ ہم انکے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور انکے خاندان کو صبر و جمیل عطا کرنے کی دعا کرتے ہیں، اللہ انکو جنت الفردوس میں جگدے۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔ میر عاصم صاحب۔

**میر محمد عاصم کرڈگیلہ:** اسپیکر صاحب! عظیم بلیدی ہمارے colleague تھے اور پچھلے اجلاس میں ہمارے اس اسمبلی کی کارروائی میں شریک تھے، انکی ناگہانی موت کا سن کر ہمیں بہت افسوس ہوا۔ اور پچھلے اجلاس میں غالباً

میں ادھری ان سے ملا تھا، تو انکا بجانجا، جسے شہید کیا گیا تھا۔ میں نے کہا عظیم صاحب! میں فاتحہ کیلئے وہاں نہیں آسکا۔ تو انہوں نے کہا ”میں ایم پی اے ہائل جارہا ہوں آپ ادھر آ جائیں“۔ میں گیا وہاں ظہور بلیدی جو ہمارے colleague ہمارے منٹر بھی تھے۔ اُنکے بھائی تھے۔ عظیم صاحب سے ایم پی اے ہائل میں تقریباً آدھا گھنٹہ بیٹھے گپ شپ کی۔ اپیکر صاحب! اسکے والد بھی ہمارے House کے رکن رہ چکے ہیں۔ میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے صوبائی صدر کی طرف سے، اُنکے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور ہمیں نہایت ہی افسوس ہوا ہے۔ اللہ اسکو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

**جناب اپیکر:** شکریہ۔ سید رضا صاحب! اپنی پارٹی کی نمائندگی کریں۔

**سید محمد رضا:** سُمِ اللَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔ جناب اپیکر! I condole the tragic that incident of Mir Azeem Buledi. مجھے افسوس رہیا کہ ہمارا ساتھ اتنا مختصر ہا اس House میں۔ اور یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ وہ صرف نیشنل پارٹی کیلئے ایک سرمایہ نہیں تھے بلکہ اس سرز میں کیلئے بہت بڑا سرمایہ تھے جیسا کہ ہمارے رحمت جان صاحب اور میر خالد لاگو صاحب نے فرمایا کہ وہ ایک عظیم باپ کے عظیم فرزند تھے۔ اللہ تعالیٰ اُنکو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُنکے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ ہم دعا ہی کر سکتے ہیں اُنکے لئے۔ اور میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ بہت افسوس رہیا ہمیں کہ وہ ہمارے ساتھ بہت مختصر ہا۔ کاش! وہ ہم میں ہوتے اور ہم اُن سے مزید فیض حاصل کرتے۔ شکریہ۔

**جناب اپیکر:** شکریہ۔ سردار اسلام صاحب۔

**سردار محمد اسلام بزنجو:** سُمِ اللَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔ عظیم جان بلیدی کی ناگہانی موت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے میں سمجھتا ہوں کم ہے۔ وہ ہمارے بچوں کی طرح تھے۔ رحمت بلوچ نے اُنکے حالات زندگی اور اُنکے خاندانی پس مختصر پورے ایوان کو بتایا۔ واقعی یہ ہمارے، ہماری پارٹی اور اُنکے خاندان کیلئے اور خصوصاً مکران ڈویژن کیلئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ شاید یہ خلا کافی عرصے تک پُر نہیں ہو سکے۔ موت برحق ہے۔ لیکن افسوس یہ ہوتا ہے کہ میڈیا اور وہاں کی انتظامیہ نے جس انداز سے اُنکی موت کا اخباروں اور ٹوپی وی میں ذکر کیا اس سے یقیناً اُنکے دوستوں کو ہمیں اور اُنکے خاندان کو کافی افسوس ہوا ہے۔ جس طرح رحمت بھائی خود بھی گئے تھے موقع پر اور جو وہاں ہماری اپنی پارٹی کے دوستوں سے بات ہوئی تھی، اُن سب کی یہ رائے تھی کہ یہ اچانک حادثہ ہوا تھا، کیونکہ بارہ ایک بجے تک یہ کسی دوست کی دعوت پر تھے وہاں سے واپس آئے۔ اس نے ہماری پارٹی کے دوستوں کو بتایا کہ کل ہمیں مختلف جگہوں پر فاتحہ خوانی کیلئے جانا ہے۔ ایک رائف (کلاکوف) اسکے کمرے میں تھی۔ انہوں نے

اس کا میگزین نکالا ہوا تھا شاید ایک گولی اسکے چیپر میں پھنسی ہو گی۔ عموماً دیکھا گیا ہے، جو اس طرح کا واقعہ ہوا ہے۔ یقیناً وہ اپنے سر کو target کرتا ہے۔ یہ اس طرح نہیں تھا۔ خیر، جو ہوا، وہ ہمارے لئے، بلوچستان کیلئے، اُس علاقے کیلئے بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اپسمندگان کو صبر جیل عطا فرمائے۔ اور اسی خاندان کا ایک لڑکا چند مہینے پہلے شہید کیا گیا تھا۔ یہ دوسرا بہت بڑا واقعہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکا دکھ اس کا غم وہ بالکل ناقابل بیان ہے۔ عظیم جان خصوصاً میرے لئے ایک چھوٹے بھائی اور بیٹے کی حیثیت سے، اتنا عرصہ ہوا ہم میں رہا، کافی عزت و احترام سے وہ ہمیشہ ہم سب سے پیش آتا تھا۔ جتنا بھی ہم افسوس کریں کم ہے۔ بہت شکر یہ۔

**جناب اسپیکر:** ہینڈری مسح صاحب۔

**جناب ہینڈری مسح بلوچ:** شکر یہ اسپیکر صاحب! یہاں میری پارٹی کے دوستوں اور دیگر معزز اراکین نے میر عظیم جان کی ناگہانی موت پر افسوس کا اظہار کیا۔ جناب اسپیکر! میر عظیم سے میں جب بھی ملا ہوں، وہ انتہائی ایک سنجیدہ شخص اور انتہائی سنجیدہ personality کے مالک تھے۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافت تھے۔ اور غریبوں کا درد رکھتے تھے۔ اُنکی بات چیت سے، اُنکے attitude سے، جو میں نے سیکھا کہ کم بولنا اور عقلمندی سے اسکا جواب دینا اور لوگوں کے مسائل پر گہری نظر رکھنا اُنکی شخصیت کے ہم جزو تھے۔ میری اُن سے last interactions ہوئی۔ اُنکے کرزن کی موت پر، جو ہم نے تعزیت کی۔ تو میں نے اُن سے کہا کہ یہ آپ کے خاندان کیلئے بڑا دھپکا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ”یہ زندگی کا حصہ ہے، انہوں نے شیکھ پر کا قول یاد دلایا کہ دنیا ایک stage ہے، ہر کوئی یہاں آتا ہے، اپنا character ادا کر کے چلا جاتا ہے۔“ تو اُنکی سوچ، اُنکی فکر، پیشش پارٹی کیلئے، ہمارے لئے ایک ہماری منزل کی طرف بڑھتے ہوئے ہمارے قدم ہوئے۔ اُنکی موت سے ہمارے جذبے ہماری سوچ کو مزید تقویت ملی ہے۔ اُنکا جو نظر یہ تھا، اُنکی جو فکر تھی، ہم اُس نظر یہ اور فکر کو پیشش پارٹی کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ ہم اُس پر کاربندرہ کرائے غریب عوام کی فلاں و بہبود کیلئے کام کریں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اُنکے سوگواران کو خدا یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکر یہ۔

**جناب اسپیکر:** شکر یہ جی۔ اس سے قبل کہ میں اجلاس کی کارروائی جناب محمد عظیم خان بلیدی، ممبر، ۔۔۔

**محترمہ یاسمین بی بی لہڑی:** جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** میڈم یاسمین! آپ بات کرنا چاہتی ہیں؟ جی آپ بات کریں۔

**محترمہ یاسمین بی بی لہڑی:** ہُسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِيم۔ جس طرح سے میرے بہت ہی معتبر بھائی، عظیم جان

بلیدی صاحب کے حوالے سے جو واقعہ پیش آیا۔ اور یہاں اسمبلی ممبران نے اُنکے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ تو ایک بہن کی حیثیت سے میں بھی یہ feel کر رہی ہوں مجھے ایسے لگتا ہے جیسا کہ کل کادن جب وہ یہاں ہمارے درمیان ہوتے تھے۔ تو اُنکی موجودگی سے، اُنکی جو positive سوچ کے ریز زہم feel کرتے تھے یا میں بھیت بہن کے مجھے feel ہوتا تھا، تو ان positive سوچ سے آج میں اپنے آپ کو محروم feel کر رہی ہوں۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر یہ بات ہے مطلب کسی کے ثبت روؤیں یا اُسکی پختگی کو آپ نے دیکھنا ہے، پر کھنا ہے، تو اُس کیلئے میرے خیال میں الفاظ یا اس کا background جانا ضروری نہیں ہوتا۔ جب عظیم بھائی یہاں بیٹھے ہوتے تھے، اگر کوئی بندہ اُسکو نہیں بھی جانتا تھا، تو پہلی ہی ملاقات میں اُسکے چہرے کو دیکھ کر اسکو ایک بہت زیادہ پُر امن، دلیر، positive سوچ رکھنے والا ایماندار بندہ دکھائی دیتا تھا۔ بھلے آپ اسکے background کو اگر نہیں جانتے تھے یا آپ کو زیادہ عرصہ نہیں ہوتا، اُس سے پیچان لیتے تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج ہم feel کرتے ہیں کہ ایک ساتھی کی حیثیت سے، نیشنل پارٹی کو ایک بڑا loss ہوا ہے، اُس نقصان کو شاید ہم کبھی پڑنہیں کر سکیں۔ لیکن ایک بہن کی حیثیت سے میں یہ ضرور عہد کروں گی کہ جو اُنکی سوچ تھی، اُنکی فکر تھی، اُسکا جو نظر یہ تھا، کم عمری میں جو سیاسی پختگی وہ رکھتے تھے۔ اُس پختگی کی پاسداری رکھتے ہوئے ہم اسکے نظریے کو آگے لے جائیں گے۔ اور میں اُنکو اُنکی خدمات پر، اُنکی contribution پر خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔

**جناب اسپیکر:** امان اللہ نو تیزی صاحب۔

**میر امان اللہ نو تیزی:** جناب اسپیکر! عظیم بلیدی صاحب ایک عظیم نوجوان تھے۔ میں اپنی پارٹی مسلم ایگ (ق) کی طرف سے افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ نوجوان ہم سے گیا۔ اللہ انکی مغفرت کرے۔ اور انکے خاندان کو صبر و تحمل دے۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ جی۔ اس سے قبل کہ میں اجلاس کی کارروائی جناب محمد عظیم خان بلیدی، ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عقیدت میں اُنکی ناگہانی موت پر برخاست کروں۔ میں انتہائی رنج و غم کے ساتھ اس ایوان کی موجودہ کارروائی میں شامل جو اس سال ساتھی، فاضل ممبر جناب محمد عظیم بلیدی مرحوم کی نشست پی بی 49 تک 2 اس معزز ایوان کی اجازت سے خالی قرار دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ اب اسمبلی کا اجلاس آج کے ایجندے کی کارروائی کے ساتھ ہر روز سموار مورخ 19 اگست شام 4:00 بجے تک کے لئے موقتی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر 4 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆ختیر شش☆☆

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19 اگست 2013ء بر طبق 11 رشوال المکرم 1434ھ بروز سوموار بوقت شام 04:00 جکر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین شیخ جعفر خان مندو خیل بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اذَا ذِكْرَ اللَّهِ وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَاذَا تُلِيهِمْ اِيمَانًا وَعَلَىٰ  
 رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ هُلَّذِينَ يُقْيِمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُوْنَهُ لَوْلَىٰ کَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًا  
 لَهُمْ دَرَجَتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرَزْقٌ كَرِيمٌ

﴿ پارہ نمبر ۹ سورۃ الانفال آیات نمبر ۲ تا ۳ ﴾

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب نام آئے اللہ کا تو ذرا رجائے اُنکے دل اور جب پڑھا جائے اُن پر اسکا کلام کہ زیادہ ہو جاتا ہے اُنکا ایمان اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور ہم نے جو انکو روزی دی ہے اُسیں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہی ہیں سچے ایمان والے اُنکے لئے درجے ہیں اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی ہے عزت کی۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (جناب چیئرمین): بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سوالات نہ ہونے کی وجہ سے وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے۔ سکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

**سیکرٹری اسمبلی:** میراظہار حسین کھوسہ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنابر آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ جناب حامد خان اچکزئی صاحب ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج اور مورخہ 22 اگست کے اجلاس میں شرکت سے قاصر رہنے کی بنابر رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ جناب عبدالجبار خان اچکزئی صاحب نجی مصروفیات کی بنابر آج اور مورخہ 22 اگست کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ سردار صالح محمد بھوتانی صاحب آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہنے کی بنابر آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ میر فراز احمد بگٹی صاحب اسلام آباد میں ایک اہم میٹنگ میں شرکت کے باعث آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ جناب طاہر محمود خان صاحب ایک ضروری میٹنگ attend کرنے کے سلسلے میں اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے قاصر ہونے کی بنابر ایوان سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی وجہ سے رواں سیشن کے جاری اجلاسوں میں شرکت کرنے سے قاصر رہنے کے باعث تا اختتام اجلاس ایوان سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب چمیر میں:** آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

نصراللہ زیرے صاحب! آپ اپنی تحریک التوانبر 1 پیش کریں۔

### تحریک التوانبر 1

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Thank you Mr.Speaker. میں اسمبلی قواعد و انصباط کا رجح یہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوانبوں دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ”عید سے ایک دن قبل مورخہ 8 اگست 2013ء کو پولیس لائن کوئٹہ میں ایس ایچ او ای شہید محب اللہ الداوی کی نماز جنازہ کے موقع پر انسانیت سوز خود کش حملے کے واقعہ میں اعلیٰ پولیس آفیسر ان، ڈی آئی جی آپریشن فیاض احمد سنبل، ایس پی ٹرینک انور خلیجی، ڈی ایس پی شمس الرحمن یوسف زئی سمیت 35 افیسر ان والہ کار ان شہید جبکہ درجنوں زخمی ہوئے (خبری تراشہ مسلک ہے) نیز اسی طرح مورخہ 9 اگست 2013ء عید الفطر کے دن فاروقیہ مسجد میں نمازیوں پر اندھا دھنڈ فائرنگ کا المناک واقعہ پیش آیا۔ جس کے نتیجے میں درج ذیل معصوم بیگناہ نمازی شہید اور درجنوں افراد ذخی بھی ہوئے۔ عبدالشکور ولد عبدالباری، داد محمد، جاوید ولد غلام حیدر، عبدالغفار ولد حاجی اختر محمد، سعید ولد جلندر خان، شاہ زیب ولد حاجی حسن خان، عبدالحمید ولد عبدالتمیں، عبدالظاہر ولد سرور خان، اقبال

ولدرشید، غلام مصطفیٰ مینگل ولد غلام مرتضیٰ، غلام علی ولد محمد رمضان، حاجی محمد عمر ولد عبدالواہب، محمد زیر ولد محمد حسین اور سردار محمد ولد حاجی نامدار شہید ہوئے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت کے حامل گھنائے واقعات پر بحث کی جائے۔

**جناب چیئرمین:** تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔ چونکہ دوسری مشترکہ تحریک التوا نمبر 2 من جانب مولانا عبدالواسع، انجینئر زمرک خان، حاجی گل محمد دمڑ، سردار عبد الرحمن کھیتaran، مفتی گلاب خان کا کڑ، مولوی معاذ اللہ اور حاجی عبدالمالک کا کڑ کی بھی اسی نوعیت کی تحریک ہے۔ لہذا محکمین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التوا نمبر 2 پیش کریں۔

## مشترکہ تحریک التوا نمبر 2

**حاجی گل محمد خان دمڑ:** ہم اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ ”مورخہ 8 اگست 2013ء کو عالموجوک کے قریب ایس ایچ او سٹی محبت اللہ داولی کو قتل اور انکے بچوں کو زخمی اور اسی روز پولیس لائن کو بٹھ میں نماز جنازہ کے دوران خودکش دھماکہ میں 38 اعلیٰ افسران والہکاران شہید ہوئے۔ اسی طرح مورخہ 9 اگست 2013ء عید الفطر کے روز نماز عید پر فاروقیہ مسجد میں اندر ہادھند فارنگ کا المناک واقعہ پیش آیا۔ جس کے نتیجے میں پندرہ بیگناہ نمازی شہید ہوئے۔ اور مچھ کے مقام پر چودہ مزدوروں کو بسوں سے اُتار کر شناخت کے بعد قتل کیا گیا۔ یعنی انتظامیہ سمیت عام شہری بھی غیر محفوظ ہیں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر صوبے میں امن و امان کی مندوش صورتحال پر بحث کی جائے۔

**جناب چیئرمین:** تحریک التوا نمبر 2 پیش ہوئی۔ چونکہ یہ دونوں ایک ہی نوعیت کی تحریک التوا ہیں تو اس وجہ سے انکو کھٹے کلپ کی جاتی ہیں۔ اب نصر اللہ ذیریے صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تحریک التوا کی مسودہ نیت پر وضاحت فرمائیں۔

**جناب نصر اللہ خان ذیریے:** جناب اسپیکر! میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے میری تحریک التوا کو table کیا۔ اور مجھے اسکی admissibility پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب اسپیکر! یقیناً دونوں واقعات بلکہ میں کھونگا کہ 5 اگست کو بولان میں کوچز سے 13 بیگناہ، معموم اور لائق مسافروں کو اُتار کرنشانہ بنایا گیا۔ اسی طرح پھر 8 اگست کو عید سے ایک دن پہلے، یقیناً آپکو پتا ہے کہ عید ہم مسلمانوں کا ایک بہت ہی اہم مذہبی تہوار ہے۔ اس سے ایک دن پہلے عین عالموجوک پر ایس ایچ او سٹی محبت اللہ اپنے بچوں کے ساتھ شاپنگ کیلئے نکلے تھے کہ انکو وہاں شہید کیا گیا۔ پھر ایک منصوبے کے تحت جب اسکی نماز جنازہ ادا کی جا رہی تھی تو اس دوران خودکش حملہ ہوا

جس میں بہت سارے افسران و اہلکاران، بیگناہ اور مخصوص لوگ جو وہاں جمع تھے شہید ہو گئے۔ جن میں بہت سارے ہمارے نوجوان، ہمارے بھائی، ہمارے دوست اور ہمارے جانے والے تھے۔ اسی طرح پھر 9 راگست کو عیدالفطر کی صبح پونے سات بجے کے قریب فاروقیہ مسجد، غوث آباد کا علاقہ، میرے گھر کے ساتھ ہی، چونکہ میرا حلقة انتخاب بھی ہے۔ وہاں لوگوں نے عید کی نماز پڑھی تو، ڈشٹرکر دعا نصر نے پوری مسجد کا محاصرہ کیا تھا۔ جو نہیں لوگ مسجد سے نکلنے کا اُن پر انہوں نے اندھا دھنڈ فائزگ کی۔ اور میرے پاس 13 بندوں کی لسٹ ہے۔ کل بھی ایک نوجوان سردار خان بڑی تجویز شہید ہو گیا۔ اسی طرح درجنوں زخمی ہوئے۔ اسکے بعد 16 راگست کو جعفر ایکسپریس پر فائزگ ہوئی۔ تو جناب اسپیکر! یہ تمام واقعات یقیناً قابل غور قابل بحث ہیں کہ ہم اس اسمبلی میں ان پر بحث کریں۔ چونکہ ہم ڈشٹرکر دی کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ سب کا مسئلہ ہے۔ چاہے حکومتی پیپر ہو یا اپوزیشن پیپر۔ سب کے عزیز واقارب ان میں مارے جا رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں اسکو admit کیا جائے اس پر اسمبلی میں بیٹھ کر پوری تفصیل کے ساتھ بحث کریں۔ اسکے لئے آپ ایک دن مقرر کریں آئندہ آئینوں کی تاریخ 24 تاریخ کو، میری تجویز ہے کہ اسکے لئے رکھ لیں۔ تاکہ ممبران اس پر کھل کر بحث کر سکیں۔

Thank you Mr. Speaker.

**جناب چیئرمین:** جو تحریک انوانہ 2 پیش ہوئی محرکین میں سے کوئی ایک ممبر اسکی مowitz نیت پر بحث کرنا چاہتا ہے یاد لائیں دینا چاہتا ہے۔

**حاجی گل محمد خان د مر:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیئرمین! یقیناً اسمبلی کوئی شک نہیں ہے کیونکہ ہمیشہ جب بھی کوئی تحریک انوانہ پیش ہوتی ہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہوتی ہے۔ بہر حال ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور بلوچستان میں حالات کافی خراب ہیں۔ اور ابھی تک کابینہ نہیں بن سکی۔ لیکن میرے خیال میں میرے پاس لسٹ موجود ہے اس میں تقریباً کوئی 39 ہزار جرام پیشہ افراد ہیں۔ اسی طرح 35 ہزار 9 سو 12۔ لینڈ مافیا ہیں۔ گاڑیوں کی چوری ہے انغو برائے تاوان ہے۔ لیکن شریف آدمی جب شہر میں داخل ہوتا ہے کہ چیک پوسٹ پر تو اس سے چاقو بھی لیا جاتا ہے۔ لائنمن والا سلسلہ وہ بھی رکھ لیتے ہیں لیکن مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ تقریباً 28 ایجنسیاں ہیں۔ اور پانچ سو افراد جو آج تک قتل ہو چکے ہیں۔ اتنی ایجنسیوں کی موجودگی میں اور راکٹ لاچر، سکیل، یہ شہر کے اندر آ جاتے ہیں۔ اور فاروقیہ مسجد میں جو واقعہ ہوا ہے اور نماز عید کے وقت بیگنا لوگ شہید ہوئے ہیں۔ مسجد کے تینوں دروازوں پر وہ لوگ کھڑے فائزگ کر رہے تھے۔ بعد میں پھر حکومت کی طرف سے یہ کہا گیا کہ یہ تو علی مدد جنگ صاحب کے دشمن تھے۔ لیکن نہیں، یہ ڈشٹرکر دی تھی۔ بہر حال اس پر

بحث ہونی چاہیے۔ اور ہر ایک کو موقع ملنا چاہیے تاکہ سارے بلوچستان میں جو امن و امان کا مسئلہ ہے بلوچستان میں حالات انتہائی خراب ہیں۔ اگر امن و امان ٹھیک نہیں ہو گا صوبے میں حالات درست نہیں ہونگے۔ تو میرے خیال میں یہاں کوئی بھی شریف آدمی اپنی زندگی نہیں گزار سکتا۔ کسی کی جان محفوظ ہے نہ کسی کامال۔ لوگ یہاں سے جا رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہے چیزِ مین صاحب! کہ لوگ دھڑا دھڑ اسلام آباد اور دوسرے علاقوں میں جا رہے ہیں۔ تو اس پر باقاعدہ بحث ہونی چاہیے۔ بیشک آپ 24 تاریخ رکھ لیں جیسے نصر اللہ زیرے صاحب نے کہا۔ تو اس پر ہر ایک کو موقع ملنا چاہیے تاکہ وہ اس پر مکمل بات کریں۔

**جناب چیزِ مین:** جوا رکین اس تحریک التوا کے حق میں ہیں، وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ (تحریک اتو منظور ہوئی) سب بیٹھ جائیں، ٹکریہ۔ بس بیٹھ جائیں۔ تحریک اتو منظور ہوئی۔ چونکہ تحریک اتو کا قاعدہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ دو دن اس کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ تو 22 تاریخ کو اس پر بحث ہوگی۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اپنے کردار صاحب! اگر آپ 24 تاریخ رکھ لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔  
 **حاج گل محمد خان دمڑ:** جناب 24 اور 25 دونوں اگر رکھ لیں، تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

**جناب چیزِ مین:** نہیں اسمبلی کا روائی کے بعد دو گھنٹے بحث کیلئے 24 تاریخ رکھ لیتے ہیں۔  
 **حاج گل محمد خان دمڑ:** 24-25 اگر آپ رکھ لیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

**جناب چیزِ مین:** دیکھ لیں گے اگر بحث پوری نہیں ہوئی تو اسکو 25 میں include کر دیں گے۔ اسمیں مجموعی طور پر یہ بدل جائیگی law and order پر بحث کرنے کے لیے۔ کیونکہ چار، پانچ واقعات تو ابھی ذکر ہوئے ہیں۔ اس طرح جو بھی محکیں گے یا جو بھی معزز زمہران بولیں گے، وہ مختلف واقعات پر بھی بولیں گے۔ تو اس وجہ سے یہ law and order کے اوپر بھی ایک بحث بن جائیگی۔ فی الحال 24 تاریخ کو دو گھنٹے اس پر بحث کے لیے رکھتے ہیں۔ پھر اگر ضرورت پڑتی تو next working day جو ہو گا اسمیں بھی اس پر بحث رکھتے ہیں۔ thank you جناب۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب اپنے کردار! ایک ضروری مسئلہ ہے۔ جیسے کہ یہاں دھنٹکر دی پر بحث ہو رہی ہے۔ لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ لوگ انغوہ ہو رہے ہیں، چوری اور ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ ساتھ ساتھ ہمارے یہاں معاشی طور پر قتل ہو رہا ہے۔ جیسے آپ سب کو معلوم ہے 13 دن سے ہمارے ہاں بجلی نہیں ہے۔ اور ہمارے زمیندار معاشی طور پر برباد ہو گئے ہیں۔ اور جو بارشیں ہوئی ہیں اس سے بھی بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔ جناب والا! 12 دن میں اگر ہم لوگ ۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** میری سردار صاحب سے ایک request ہے۔ اگر اسمبلی کی چھوٹی سی کارروائی رہ گئی تو اسکو دومنٹ کے لئے ختم کر لیتے ہیں۔ پھر سردار صاحب کو سب سے پہلے موقع دیں گے۔ اسکے بعد دوسرے اراکین اگر وہ بولنا چاہیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جی ہاں باقی سب بولیں گے۔

**جناب چیئرمین:** ہاں ٹھیک ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** بھلی پر سب بولیں گے ٹھیک ہے۔

ایوان کی کارروائی

بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء میں اٹھارویں ترمیم کے تحت ناگزیر مجوزہ تراجمیں کا پیش کیا جانا۔

**جناب چیئرمین:** جناب نصراللہ زیرے، رکن اسمبلی، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء میں اٹھارویں ترمیم کے تحت ناگزیر مجوزہ تراجمیں کا مسودہ پیش کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** شکریہ جناب اپنیکر۔ میں نصراللہ زیرے، رکن اسمبلی، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء میں اٹھارویں ترمیم کے تحت ناگزیر مجوزہ تراجمیں کا مسودہ پیش کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** مسودہ پیش ہوا۔ آب سردار صاحب سے request کرتا ہوں کہ اپنی بات کریں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب اپنیکر صاحب! آپکی بڑی مہربانی۔ تو بھلی 13 دن سے نہیں ہے۔

ہمارے ہاں تقریباً تمام لوگ زمینداری سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے کروڑوں اربوں روپے کے نقصانات ہو رہے ہیں۔ یقیناً یہ بات میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے ادوار میں حکومت نے بھلی کا سٹم بحال رکھا تھا۔ جس

سے ہمارے تمام زمیندار خوش تھے۔ ابھی دشمنگردی کی وجہ سے دو دفعہ ہاں بھلی کو نثار گکھ کیا گیا۔ اور ان دونوں حادثات میں دس دس، بارہ بارہ دن بھلی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے تمام زمیندار بر باد ہو چکے ہیں۔ یقیناً میں چیخ

کے ساتھ یہ کہتا ہوں اگر آپ اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائیں وہ جا کر لوگوں کے باغات دیکھے سب سوکھے ہوئے ہیں۔

اور لوگ کاٹ رہے ہیں۔ اور ہماری انتظامیہ بالکل اس پر خاموش بیٹھی ہے۔ یقیناً عوام کو میں داد دیتا ہوں کہ انہوں نے، زمیندار نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا۔ اسلئے کہ جناب والا! کہ ہر آدمی کی اس حکومت سے بہت

امیدیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر حکومت نے دشمنگردی ختم نہیں کی اور ہمارے زمیندار، ہماری تاجر بر اوری کو

تحفظ نہیں دیا گیا۔ تو میرے خیال میں کوئی اور گونمنٹ نہیں کر سکے گا۔ اس وجہ سے عوام بار بار کہہ رہے ہیں اور

صبر سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن یہ صبر کب تک ہو گا؟ میں تو اُس وقت سے ڈرتا ہوں جناب والا! کہ جس دن عوام کا ایک بڑا سیلا ب نکلے گا۔ اور وہ آپ کو اس اسمبلی میں بیٹھنے نہیں دیگا۔ کیونکہ ہم نے عوام کے ان مسائل پر حقیقت میں کوئی توجہ نہیں دی۔ ہمارے یہاں زمینداری کے سوا اور کیا ہے، کوئی بتا سکتا ہے؟ اگر ہماری یہ زمینداری برباد ہو جائے تو لوگ مجبوراً ہشتنگر دبن جائیں گے۔ اور ان حالات سے پھر اس صوبے کو بچانا میرے خیال میں مشکل ہو گا۔ تو جناب والا! حقیقت میں زمیندار ہمارے ساتھ رابطے میں ہیں۔ اور ان سے ہم نے دو دن کی مهلت لی ہے۔ دو دن کے بعد یہ لوگ پھر اس اسمبلی کا گھیرا کرے گے۔ پھر ہمیں اس اسمبلی میں بیٹھ کر اپنے ضمیر سے کچھ تو پوچھنا ہو گا کہ یہ لوگ باہر کیوں کھڑے ہیں۔ انکا قصور ہے یا ہمارا؟ تو جناب والا! اگر ہم اس طرح عوام کے مسائل پر چپ رہے ان پر توجہ نہ دیں۔ تو یقیناً میں تو یہ کہوں گا کہ ہمیں یہاں بیٹھنے کوئی حق نہیں ہے۔ ان لوگوں نے عوام نے ہمیں اس لئے منتخب کیا ہے کہ آپ جا کر کے اسمبلی میں ہماری نمائندگی کریں۔ ہماری مشکلات حل کریں۔ لیکن یہاں اسمبلی یقیناً میں پھر یہ بات کہوں گا چاہے اپوزیشن ہو چاہے حکومتی پختہ ہمیں ان مسئللوں پر ایک زبان ہو کر بولنا چاہیے۔ جناب والا! دوسرا بات جو میں نے کی بارش کی کہ بہت زیادہ بارشیں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی۔ اس صوبے میں بہت نقصانات ہوئے ہیں۔ میں اپنا حلقة پیش کی بات کرتا ہوں۔ آپ یقین کریں لوگوں کے راستے بر باد ہو چکے ہیں۔ ہمارے یہاں پہاڑی ندی جس میں لوگوں کا راستہ ہوتا ہے یہاں نہیں آ سکتا ہے اگر گھر میں کوئی یہاں ہو گا تو وہ ادھر مر جائیگا۔ لیکن اس کا راستہ بند ہو چکا ہے۔ میں یہاں پیل کرتا ہوں۔ ان لوگوں کے گھروں کو سیلا ب بہا کر لے گیا ہے اور ہماری جو بھی فصلیں تھیں، انگور کی۔ وہ zero ہو گئی ہیں سب کچھ بر باد ہو گیا ہے۔ تو اس پر ہمیں توجہ دینی چاہیے کہ جہاں جہاں صحیح معنوں میں نقصانات ہوئے ہیں انکی رپورٹ آنی چاہیے۔ پھر انکی امداد کی جائے چاہے جو بھی ہو۔ وہاں روؤں برباد ہو چکی ہیں۔ راستے بر باد ہو چکے ہیں مکانات گرے ہوئے ہیں۔ لوگوں کے باغات وغیرہ سارے بر باد ہو چکے ہیں۔ ہم تو بیٹھے ہیں انکی مشکلات حل کرنے کے لئے۔ اگر ہم لوگ اس طرح نہیں کریں گے تو عوام پھر ہم سے اچھی توقع نہیں رکھیں گے۔ تو جناب والا! دو دنوں میں اگر بھلی بحال نہیں ہوئی اور زمینداروں کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میں نے تو انکے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں انکے ساتھ مظاہرے میں شریک ہوں گا۔ کیونکہ عوام کا مطالبہ حق پر ہے، جائز ہے۔ اگر ہم حق کے ساتھ نہیں دیں گے، تو پھر ہمارے ایمان پر بھی شک ہو گا۔

**جناب چیرمن:** شکریہ جناب۔ سردار محمد اسلم بزنجو۔

**سردار محمد اسلم بزنجو:** جناب اسپیکر صاحب! سردار صاحب نے جو باتیں کیں میں سمجھتا ہوں صرف یا انکی

باتین نہیں ہیں اس سے بلوچستان کے تمام لوگ مٹاڑیں۔ عجیب ایک حالت ہے۔ جن کی کیا کیفیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں گز شستہ ڈیڑھ دو مہینے سے یہ حال ہے۔ ایک تو بجلی کے ٹاور گرائے گئے۔ 15 دن وہاں انہوں نے لگائے۔ جب وہ ٹاور بنے پھر تین چار دن کے بعد پھر ٹاور اڑا گئے۔ میرے خیال میں کوئی 14-13 دن ہو گئے میری اطلاع کے مطابق ابھی تک انکو کام کیلئے security clearance ملنا نہیں ہے۔ کہ وہ جا کر اس پر کام کریں۔ آیا انکی بات صحیح ہے یا واپڈاوا لے بلوچستان کو ریغمال بنائے ہوئے ہیں۔ ابھی توباغات ویسے ختم ہو گئے فصلات تو نہیں رہیں۔ آپ یقین کریں کہاں سے ہم تعلق رکھتے ہیں وہاں لوگ پینے کے پانی کے لئے بھی ترپ رہے ہیں۔ ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے۔ پھر اس کی ولیٹ بھی اتنی low ہوتی ہے کہ اس سے کوئی موڑ کوئی سر سپیل چلتی ہی نہیں۔ زمینداری تو کیا، بجلی کی ولیٹ تو ختم ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تیسری دفعہ ہے جو واپڈاوا لے بجلی دے رہے ہیں۔ لیکن بجلی غائب ہے۔ ارے بابا! خانہ خراب! تم نے بجلی کدھر دی۔ ہم سے بل مانگ رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم issue ہے۔ اگر آپ ابھی بھی سیکریٹری صاحب کو یہ بولیں کہ وہ چیزِ میں کو، جو یہاں صوبے کا نمائندہ ہے۔ اسکو ابھی بلا ٹین۔ پھر اجلاس کے بعد ہم اسکے ساتھ بیٹھیں گے کہ بھی problem کیا ہے۔ آیا انکی طرف سے مسئلہ ہے۔ security clearance نہیں ملا ہے کم از کم پتا تو چلے۔ تاکہ اس حوالے سے ہم لوگ کسی سے بات کر سکیں۔ ہمیں کچھ پتا نہیں ہے۔ واپڈا کی طرف سے اخبارات میں کوئی بیان نہیں آتا کہ بجلی کب بحال ہو گئی نہ یہ آتا ہے کہ اس پر کام جاری ہے۔ کچھ بھی نہیں آ رہا ہے۔ تو آپ مہربانی کریں اسکو اگر ابھی اپنے چیزِ میں بلا ٹین۔ تو اسمبلی اجلاس کے بعد ہم کچھ ساتھی مل کر ان سے بات کریں گے۔ تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ یقین کریں کہ آج بھی ہمیں وہاں سے فون آیا ہے کہ بھی ہمیں بیزار ہے ہماری زمینداری تو ویسے ختم ہو گئی اب پینے کا پانی نہیں ہے۔ تو یہ بڑا issue ہے۔ یہ بالکل میں سمجھتا ہوں کہ burning issue ہے۔ جس طرح وہ کہتا ہے کہ جی قتل ہو رہے ہیں، ادھر چار پانچ۔ یہ تو پوری انسانیت کا قتل کر رہے ہیں۔ آپ ٹوب سے لیکر پورے علاقے میں جائیں، خضدار تک جائیں۔ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ تو آپ مہربانی کریں اس کو ابھی سے فون کر کے بلا ٹین تاکہ ہم اسکے ساتھ بیٹھ کر حال وحال تو کریں کہ کیا مسئلہ ہے آپکے درمیان میں۔ بڑی مہربانی۔

**جناب چیزِ میں:** شکریہ جناب۔ نواب محمد ایاز جو گیزی صاحب نے پہلے request کی تھی۔

نواب ایاز صاحب! The floor is with your disposal!

نواب محمد ایاز خان جو گیزی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیزِ میں! آج جو تحریکِ التوا law and

order کے متعلق پیش ہوئی ہے۔ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اس وقت اس صوبے کے عوام جن مسائل کو face کر رہے ہیں۔ انکا بنیادی مسئلہ law and order کا ہے۔ جب تک order law and order صحیح نہیں ہو گا اس وقت تک باقی چیزیں ٹھیک نہیں ہوں گی۔ اب جن ساتھیوں نے بھلی کے متعلق بات کی۔ ہمارے صوبے کی تقریباً 70% جو population depend ہے وہ ایگر یکلپر بھلی پر depend کرتا ہے۔ اور بھلی کی یہ حالت ہے اور یہ prediction میں نے آج سے تین سال پہلے کی تھی کہ اس ملک میں ہر سال دو، دو گھنٹے بھلی کم ہوتی جائیگی۔ اور وہی ہوا۔ کیونکہ آپ کی demand بڑھ رہی ہے۔ اور آپ نے نئے منصوبے شروع کیے ہیں۔ پچھلی حکومتوں نے اس طرف توجہ ہی نہیں دی۔ اب اگر آپ ان منصوبوں کی بنیاد رکھیں گے بھی۔ اگر آپ ہائیئرل سے پیدا کریں گے یا coal سے۔ تو اسیں تقریباً تین، چار سال لگ جائیں گے۔ اور ہمارے علاقوں میں جو سب کے باغات ہیں۔ اس پر لوگوں نے اپنی مدد آپ۔ اسیں گورنمنٹ کی کوئی contribution نہیں ہے۔ زمین بنانے میں، ٹیوب ویل لگانے میں۔ وہاں تک بھلی پہنچانے میں، ہماری پچھلی حکومت نے، یعنی اُسکی کوئی contribution نہیں ہے۔ اب جو لوگوں نے ہمت کی۔ اور دس، بارہ سال میں سب کا ایک درخت mature ہو کر اسیں پھل آتا ہے۔ بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جانب چیسر میں! میں ایک ہفتے سے قاعدہ عبداللہ کی انتخابی ہم پر تھا۔ یعنی جس علاقے میں آج سے پندرہ سال پہلے میں گیا تھا۔ اُس علاقے میں جو باغات تھے اور خربوزے کی جو فصل ہوتی تھی۔ daily وہاں سے دوسوڑک فروٹ نکلتا تھا۔ آپ یقین کریں اُس علاقے میں تین دن پہلے میں گیا تھا۔ اب وہاں جلانے کیلئے لکڑی ہے نہ باغات ہیں نہ فصلیں۔ ایک طرف آپ کی population ہوتی جا رہی ہے۔ جب population بڑھے گی تو لوگوں کی demand بھی بڑھے گی۔ اُنکو علاج اور تعلیم کی ضرورت ہو گی۔ لیکن دوسری طرف آپ کے جو resource ہیں۔ آپ کی جو income ہے، وہ روز بروز reduce ہوتی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف آپ کے ملک میں جو مہنگائی کا ایک طوفان آیا ہوا ہے۔ اسکے بد لے میں آپ کے روپے کی قدر روز بروز نیچے گرتی جا رہی ہے۔ ڈالر 50 روانے تک پہنچ گیا ہے۔ اشیاء خورد نوش بالکل ایک غریب تنخواہ دار کے بس سے نکل چکی ہے۔ جب ایسی حالت ملک میں بنتی ہے تو وہاں جرام جنم لیتے ہیں وہاں جرام پھلتے پھولتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔ جب یہ باغات خشک ہونگے۔ اب تو لوگ لگے ہوئے ہیں آری اور کلہاڑے سے کاٹ رہے ہیں۔ اور یہ لکڑیاں ٹال پہنچا کر الیکٹریک آری کے ذریعے انکے گلکے بناؤں میں گے۔ سال، دو سال تک تو یہ لوگ اُس پر گزارہ کر لیں گے۔ لیکن اسکے بعد پھر یہ کیا کریں گے، کس طرف جائیں گے؟ ہمارا کوئی شہر already over

loaded capacity ہے۔ اس شہر کی جو چاہیے۔ یہاں تو ڈریٹنچ، سیورنگ فلائل فلائل جو صرف ڈیڑھ یا دو لاکھ انسانوں کیلئے ہیں۔ آئمیں ہم نے ڈھڑا ڈھڑ، کیونکہ وہ facilities rural area میں ہوئی چاہیے۔ وہ ہم نے وہاں نہیں دیں۔ لوگ روزگار، پانی، تجارت اور تعلیم کیلئے ڈھڑا ڈھڑ اس شہر کا رخ کر رہے ہیں۔ اور اس شہر کا ڈریٹنچ، سیورنچ اور ڈریٹنگ واٹرفلائل فلائل جتنا بھی نظام تھا، وہ سارا در بدر اور بتا ہو گیا ہے۔ اب جا کر دیکھ لیں کوئی شہر گندگی کا ڈھیر بن چکا ہے۔ دُنیا کا سب سے polluted شہر بن چکا ہے۔ اور ہماری انتظامیہ اس طرف بالکل توجہ دیتی ہی نہیں ہے۔ لوگ سیورنچ کا پانی پر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمیں جب عوام نے elect کر کے یہاں بھیجا ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہم آکر ادھر گپ شپ کر کے ٹائم گزاریں۔ ہم پر ایک بڑی responsibility عائد ہوتی ہے۔ عوام نے ہمیں mandate دیا ہے۔ میں نے سات دن جب یہ دورہ کیا۔ آپ یقین کریں ایک افسر، ایک استٹنٹ کمشنر level کا بندہ قلعہ عبداللہ کا بڑی ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ میں اس کی بڑی قدر کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** نواب صاحب! ایک منٹ کیلئے۔ باہر A.D.B کے ملازمین گیٹ پر آئے ہوئے ہیں احتجاج کیلئے۔ تو میں request کرتا ہوں سردار بزنجو سے جو سینئر آدمی ہیں۔ سردار مصطفیٰ ترین سے اور میر عاصم کر ڈیلو سے۔ اگر وہ جا کر کے اُنکے ساتھ بات کر لیں۔ اور زیر اعلیٰ کے behalf پر انکو سلی دے دیں۔ نواب صاحب! اگر آپ بھی ساتھ ہو جائیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ You are already Minister جا کر کے اُنکے ساتھ پانچ منٹ مذاکرات کر لیں اُنکو سلی دے دیں کہ Chief Minister ادھرنہیں ہیں۔ آپ آئیں گے تو ہم لوگ ... تو بہتر بھی ہے کہ کوئی بد مرگی پیدا نہ ہو۔ میر عاصم! بہتر ہے اگر آپ چلے جائیں۔ Chief Minister صاحب کی طرف سے انکو سلی دے دیں۔ نہیں، مفہوم صاحب کے ساتھ اگر آپ بھی، آپ سینئر ممبرز ہو جائیں اچھا ہے۔ اُنکی پارٹی سے ہو گیا۔ پانچ منٹ، بابت لاالا! سے بھی request ہے کہ وہ بھی اُنکے ساتھ جائیں۔ کیونکہ بڑھ رہے ہیں۔ اگر بد مرگی پیدا ہو جائے تو وہ ٹھیک نہیں ہے۔ جی نواب صاحب! کوشش کریں مختصر کر لیں۔

**نواب محمد ایاز خان جو گیزی:** میں مختصر کرتا ہوں۔ law and order کے حوالے سے میں نے کہا کہ ایک استٹنٹ کمشنر جو اسوقت قلعہ عبداللہ میں کام کر رہا ہے۔ یعنی وہ قلعہ عبداللہ جو سب سے disturb district تھا اس صوبے کا۔ ایک استٹنٹ کمشنر نے اُسکو ٹھیک کر لیا۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) اگر ہماری انتظامیہ اس ضلع کی وہاں ہمارے بلوچ بھائی عالم فراز صاحب۔ وہ جو ان ہیں خود گاؤں جا کر

raide کرتے ہیں۔ تین، چار، پانچ قاتلوں اور لیروں کو فارغ کر دیا۔ ایسے افریمیں چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے۔ بھلی کے حوالے سے میں نے کہا کہ law and order point of order پر پراتنی ہی بات ہو سکتی ہے۔

**جناب چیرمن:** بس، آپ تجربہ کار Parliamentarian ہیں۔

**نواب محمد ایاز خان جو گیزی:** بنیادی مسئلہ ہمارا یہ ہے کہ یہ ٹاورز کب تک اڑاتے رہیں گے اور انکو maintain کرتے رہیں گے اور بناتے رہیں گے۔ جب تک چشمہ سے ڈیرہ غازی خان کے راستے ٹوب نہیں کریں گے یہ مسئلہ ہوتے رہیں گے اور ہماری زمینداری تباہ ہو گی۔ alternate line connect اور زمینداری کی تباہی کی وجہ سے پھریروزگاری پیدا ہو گی۔ جس سے جرام جنم لیں گے۔ اُسکو پھر قابو کرنا ہمارے لئے مشکل ہو گا۔ لیکن دوسرا مسئلہ ہمارے زمینداروں کا یہ ہے کہ جب بھی ہمارے علاقے کا سیب منڈی کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو ایران سے سیب آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب بھی ہمارے انکو، پیاز اور آلو وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ تو انڈیا اور ایران سے vegetable fruit کی قیمتیں گرفتاری ہیں اور زمینداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ آپ کی chair کے توسط سے میں یہ میں ہمارے fruits کی قیمتیں گرفتاری ہیں اور زمینداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ آپ کی chair کے توسط سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان چیزوں پر اتنا ٹکس لگا دیا جائے تاکہ ہمارے زمینداروں کو اس سے نقصان نہ ہو۔ اور گورنمنٹ کو revenue میں thank you جناب چیرمن!

**جناب چیرمن:** شاہ صاحب سے request ہے کہ وہ ---

**آغا سید لیاقت علی:** بِسَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب اپیکر!

**جناب چیرمن:** مختصر بات کریں، point of order پر صرف point of order کیا جاتا ہے۔

**آغا سید لیاقت علی:** آپ بے فکر ہیں انشاء اللہ و تعالیٰ۔ جھٹرح آپ نے ٹوب کا لحاظ کیا، انشاء اللہ میں اس سے جلدی ختم کر دوں گا۔

**جناب چیرمن:** بھلی ٹھیک ہے۔

**آغا سید لیاقت علی:** جناب اپیکر! میرے محترم ساتھیوں نے بڑی اچھی تقریریں کیں۔ واقعی اس صوبے میں بھلی کے لحاظ سے حالات زیادہ خراب ہیں۔ جناب اپیکر! اس پر میں صرف دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ نمبر ایک یہ کہ بھلی سارے ملک میں نہیں ہے۔ اُسکے علاوہ ہمارے ساتھ جو سب سے بڑی زیادتی ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم نے بھلی ٹھیک کی تو چھ سات گھنٹے بھلی سارے بلوچستان میں شروع ہوئی۔ نادانستہ تو میں نہیں کہہ

سکتا ہوں۔ دانستہ اسکودو، تین دفعہ اڑایا گیا ہے۔ اور پھر سب سے بڑا setback یہ ہوا ہے۔ جناب اسپیکر! اس وقت جو مجاز اتحار ٹیز ہیں، آج دو پھر تک انہوں نے clearance نہیں دیا ہے جی۔ کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں ہے کہ دس، بارہ دن ہو گئے۔ آپ لوگوں نے clearance نہیں دیا ہے۔ نمبر دو واپڈا والوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جی اسکی structure کیلئے جو سامان ضروری ہے، وہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ وہ لا ہور سے آئے گا۔ پھر کام شروع ہو گا۔ اتنی بڑی ستم ظریفی ہے جناب اسپیکر! میرے خیال کسی بھی صوبے کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی نہیں ہو رہی ہے جس طرح ہماری اس گورنمنٹ کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اور اس صوبے کے ساتھ کچھ رہی ہے۔ آپ دیکھ لیں واپڈا کا پورا اسٹاف یہاں بیٹھا ہوا ہے۔ اُنکے پاس ایک، دو کھمبے کی structure کے لئے سامان نہیں ہے کہ وہ اسکو reinstall کر سکیں۔ وہاں سے تو ابھی تک سامان نہیں پہنچا ہے۔ تو جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے، جیسے کہ سردار اسلام صاحب نے کہا۔ آپ واپڈا والوں کو یہاں بُلا کیں۔ call کریں آج بکل۔ تاکہ ہم ان سے پوچھیں۔ کہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ جناب اسپیکر! ایک اور بڑی زیادتی جو اس صوبے میں ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے پینے کے پانی کا جتنا نظام ہے۔ وہ electricity پر ہے۔ اسوقت ہر district کو ایک گھنٹہ سے زیادہ بجلی میسر نہیں۔ وہاں P.H.E کے عنہنے بھی generator ہیں۔ ان پر generator نصب ہیں۔ لیکن بد قسمی کیا ہے کہ generator کیلئے ڈیزیل کے پیسے نہیں ہیں۔ آج محترم چیف منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ اگر ہوتے تو میں ان سے request کرتا کہ کم سے کم واپڈا کا نہ صحیح۔ چیف منسٹر صاحب ہی کچھ پیسے release کریں۔ تاکہ P.H.E کی ہر drinking scheme پر generator supply سے generator چلا کر بجلی مہیا کر کے تاکہ اُس علاقے کو پانی مہیا ہو سکے۔ اس سلسلے میں ہمارے پشین شہر میں آپ یقین کریں کہ P.H.E کی واٹر سپلائی کی نو scheme ہیں۔ نو کے نو پر generator موجود ہے۔ لیکن ڈیزیل کے پیسے نہیں ہیں۔ میں نے سیکرٹری صاحب سے پچھلے دنوں گزارش کی کہ آپ کچھ نہ کچھ فنڈ تو ان کیلئے release کریں۔ انہوں نے کہا جی میرے پاس فنڈ نہیں ہیں۔ چیف منسٹر سے کہیں کہ وہ مجھے release کر کے دیدیں۔ تو جناب اسپیکر! اس سلسلے میں میں آپ کے توسط سے چیف منسٹر صاحب سے بھی گزارش کرتا ہوں۔ واپڈا والوں سے بھی کرتا ہوں۔ اور سنشرل گورنمنٹ سے بھی یہ گزارش ہے کہ کم از کم agencies سے کہا جائے کہ وہ clearance یہ دیدیں اور واپڈا سے کہا جائے کہ یہاں اسٹور ضروری ہے۔ وہ یہاں سامان اٹا کر کریں۔ خدا نخواستہ اگر اس طرح کے حالات ہوں جیسے اب ہیں۔ تو ایک دم کام اُس پر شروع کیا جاسکیں۔ جناب اسپیکر!

آخری بات، جیسے نواب صاحب نے کہا۔ میں اس سلسلے میں یہ بات اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایران سے سیب آتا ہے۔ یہ سیب border trade کے تحت آتا ہے۔ border trade وہ ہے جس پر ڈیوٹی نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے میں نے پچھلی دفعہ بھی اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ اس پر پراوشل گورنمنٹ duty لگا سکتی ہے سنٹرل گورنمنٹ نہیں لگا سکتی۔ کیونکہ border trade میں کوئی بھی ڈیوٹی نہیں ہوتی۔ جب ہمارا کٹو ایران جاتا ہے۔ تو ایران اپنے کٹو کو protection دینے کیلئے اس پر local tax الگالیتا ہے۔ اسی سلسلے میں میری موجودہ گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ ایران سے جو بھی fruit آئے per killo پر سورود پے ایجوکیشن لیکس لگایا جائے۔ بڑی مہربانی۔

**جناب چیریمن:** thank you۔ مفتقی صاحب! پہلے ہمارے محترم دوست یہ آپ کے سامنے ہیں لانگو صاحب اگر وہ اس پر بات کرنا چاہیں۔

**میر خالد لاڳو:** شکریہ۔ اپنیکر صاحب! جیسے دوستوں نے بھلی کے بارے میں کہا۔ چونکہ ہمارے علاقے، ہمارے لوگوں کا ذریعہ معاش ہی زمینداری ہے۔ کوئی دوسرا کاروبار یا کوئی اور بڑنس ہے نہیں۔ اور اسی زمینداری سے ہمارے لوگ اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں اور اپنی زندگی نگزارتے ہیں۔ لیکن پچھلے دس دنوں سے واپڈا کے روئیے کی وجہ سے پورے بلوجستان میں، خاص کر میں اپنے علاقے کے حوالے سے کہتا ہوں۔ آپ یقین کریں کہ کربلا کا منظر پیش کر رہا ہے۔ زمینداری تو اپنی جگہ، لوگوں کو پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ وضو کیلئے پانی نہیں ہے۔ اور عوامی نمائندے کی حیثیت سے آپ یقین کریں میرے موبائل میں SMS ہے۔ دو دن پہلے جب بھلی آئی ہے تو لوگوں نے شکریہ ادا کیا کہ جی آپکا بہت شکریہ کہ دس دن کے بعد ہمیں بھلی مل گئی۔ جناب والا! جو بلوجستان کے ساتھ واپڈا والوں کی زیادتی ہے۔ پہلے ہمیں بھلی کم، ہمارا جو حصہ ہے۔ اُس سے کم دی جا رہی ہے۔ پچھلی دفعہ آغا صاحب ایک تحریک لائے تھے۔ ہم دوستوں نے کہا تھا کہ آپ واپڈا والوں کو بُلائیں۔ مرکز سے بات کریں۔ جو ہمارے حصہ کا جو ہمیں دیا جاتا ہے جو ہمارا حق ہے۔ دوسری بات جناب والا! جو سیالاب آیا ہے۔ پورے بلوجستان میں ایک علاقے کی بات نہیں کرنا چاہیے۔ پورے بلوجستان کو، اس سے زمینداروں کی کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ لوگوں کا نقصان ہوا ہے۔ تو اسکے ازالے کیلئے بھی پچھ کیا جائے۔ اور جناب والا! ہمارے زمینداروں کی جب فصلات تیار ہوتی ہیں۔ پھر ایران سے آ جاتا ہے، انڈیا سے آ جاتا ہے۔ آپ یقین کریں، ہم سب یہاں زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں جب پنجاب اور کاڑہ کا آلو تیار ہوتا ہے تو شہباز شریف آرڈر دیتا ہے کہ جی ”انڈیا سے بند، کوئی ضرورت نہیں آ لو انڈیا سے آئے“۔ وہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے زمیندار

ایسے لاوارث بے یار و مددگار ہیں جب ہمارا پیاز اور آلو تیار ہو جاتا ہے تو یہ باہر سے آنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو ہماری حکومت کو یہ سوچنا چاہیئے جناب والا! کہ ہم سب، پورے بلوچستان کے لوگوں کا ذریعہ معاش۔ ہم سب زمیندار ہیں لوگوں کی زندگی گزارنے کا ذریعہ یہی ہے۔ واپڈا کا جورو یہ ہے وہ ہمارے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے میں بھی سردار صاحب اور آغا صاحب سے اتفاق کرتا ہوں آپ واپڈا کے چیف کو ٹکڑا میں اور ان سے سختی کے ساتھ بات کریں کہ ہمارے زمینداروں کو اس طرح ناجائز تگ نہ کریں کل کے دن ایسا ہو گا کہ ہم سب چونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں ہم عوام کے دوڑوں سے منتخب ہوئے ہیں ظاہر ہے کہ وہ احتجاج کریں گے پھر ہم بھی مجبور ہو کر انکے ساتھ ہوں گے۔ دوسرا جناب والا! سوئی گیس والوں کا جو میرے علاقے میں ڈسٹرکٹ قلات منگر کی بات کرتا ہوں پچھلے دس دنوں سے وہاں بالکل گیس ہے ہی نہیں۔ اور ہم جو ارکین ہیں یہاں کہتے ہیں کہ آپ اس وقت Chair پر بیٹھے ہیں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہماری گزارشات کو ہماری فریادوں کو، ہمارے عوام ہم سے فریاد کرتے ہیں اور ہم آپ سے کرتے ہیں آپ مہربانی کر کے انکو serious لے لیں۔ میں اپنے علاقے کے حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ پچھلے دس دنوں سے ڈسٹرکٹ قلات میں گیس ہے ہی نہیں۔ تو اس پر جو M.G. ہے انکو تنی ہیہ کی جائے کہ وہ گیس پر یشکر ٹھیک کروائیں بہت مہربانی۔

**جناب چیئرمین:** ایک written request بھجوائی ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اُسکو entertain کر دوں۔ آپ سب ممبران کی اجازت سے رحمت بلوج ایم پی اے صاحب سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ مختصر بات کریں۔ جو ہوتا ہے اُسی میں سب نے آدھے گھنٹے میں بولنا ہوتا ہے۔

**جناب رحمت علی صالح بلوج:** شکریہ جناب اپیکر! آج تو جناب اپیکر! خوش قسمتی ہے کہ آپ ایک سینئر پارلیمنٹری ہیں ہیں۔ اور آپ کو بلوچستان کے تمام مسائل کا اچھی طرح پتا ہے۔ ایک تو floor پر میں یہ واضح کرتا چلوں میڈیا کے سامنے کہ ہمیں ابھی تک پتا نہیں ہے کہ ہمارے اختیارات کیا ہیں۔ کیونکہ جب سے یہ حکومت وجود میں آئی ہے، ہم یہی feel کر رہے ہیں کہ ہماری شرافت یا ہماری فراغدی کو کچھ لوگ ہماری کمزوری سمجھ رہے ہیں۔ بلکہ اسی floor پر پچھلے اجلاس میں میں نے walk out کیا تھا (لیکن) چیف کار روئیہ اور اُسکی سُست روی کے خلاف۔ بلکہ میڈیا میں بہت سے سوالات اٹھے تھے کہ جی اپنی ہی پارٹی اور اپنی ہی حکومت کے خلاف walk out کرنا اچھی روایت نہیں ہے۔ بلکہ افسوس یہ ہوا کہ ہمارے اپیکر صاحب نے کوئی روانگ نہیں دی۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہمیں یہ clear کر دیتے کہ جی آپ لوگوں کا، اسمبلی کا کوئی وجود ہے یا اختیار

ہے یا نہیں۔ کیونکہ جناب اپنے feelings کچھ ہمارے ہیں، کچھ محسوسات ہیں کہ صوبائی کابینہ نہ بننے اور delay ہونے کی وجہ سے آج بیورو کریسی کا راج ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں ان الفاظ کو واضح کرنا چاہتا ہوں یا آپ بحیثیت custodian ہمارے اختیارات کو واضح کریں یا آج آپ ان اداروں کے خلاف باقاعدہ طور پر ruling دے دیں اُنکو bound کریں۔ یا تو ہم اسمبلی آنچھوڑ دیں گے۔ کیونکہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو بیورو کریسی ہے یہ ہماری شرافت کو ہماری کمزوری نہ سمجھیں اس اسمبلی floor کو ہم بحیثیت عدالت استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے یہ میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ ہم لوگ چور ڈاکو نہیں ہیں۔ ہم لوگ سیاسی ورکر ہیں ہم لوگ عوام کے خدمتگار ہیں۔ یہاں ہمیں good governance کا طعنہ دیکھ کر لوگ اپنی بادشاہی اپنی برمument کو طول دے رہے ہیں یہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور یہ نہیں کہ آج ہم گورنمنٹ میں ہیں ہم سرپیچا کر کے جو بھی جو کچھ کریں ہم کچھ نہیں بولیں۔ ہمارا یہ ایمان ہے عوامی رائے کے مطابق ہم کام کریں گے۔ جہاں تک عوامی اجتماعی مسئللوں کا حل نہیں ہو گا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا ہے یہاں بیٹھنے کا۔ جناب اپنے! جہاں تک بھلی اور گیس کا سوال ہے ہر مسئلے کو آپ لے لیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے۔ باقاعدہ طور پر یہ ایک سازش ہے۔ آپ بھلی کے مسئلے کو لے لیں۔ آپ گیس کے مسئلے کو لے لیں even یہاں تک جو کچھلے ادوار میں corrupt set up رہا ہے۔ اُس نے تمام ضلعوں کے انتظامی ڈھانچے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میں اس دفعہ اپنے حلقے میں گیا تھا میں نے باقاعدہ طور پر اپنے ڈپٹی کمشنر کو بولا تھا کہ وہ تمام Head of the Departments کو بلکہ انکو یہ تنیہ کریں۔ لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں ہم پیچھے جب دیکھتے ہیں ہماری حکومت ہے ہماری ایک اسمبلی ہے اس اسمبلی میں ہمارے اختیارات کیا ہیں؟ یہ بات ابھی تک واضح نہیں ہے۔ جناب اپنے! حالیہ جو بارشیں ہوئی ہیں۔ امن و امان کا جو مسئلہ ہے جس طرح دوست بات کر رہے تھے۔ میں آپکو یہ بتاتا چلوں کہ نیشنل ہائی وے اخترائی والوں نے بلوچستان کی تمام روڈوں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ حالیہ بارشوں سے، میں اپنے حلقے کی، اپنے ضلع کی بات کروں۔ پورے مکران سے پورے بلوچستان سے کٹا ہوا ہے زندگی کے آثار ختم ہوتے جا رہے ہیں لوگ مایوس ہو گئے ہیں۔ حالت تو یہ ہے کہ W.H.O کی جور پورٹ ہے پنجوں میں زچگی کے دوران جتنی بھی اموات ہوتی ہیں آج روڈز نہیں ہیں ہم اپنے مریضوں کو کہاں لے جائیں؟ جہاز کی جو سہولت ہے اسکو بھی پی آئی اے والوں نے بند کر دیا ہے تو یہاں یہ ہونا چاہیئے کہ آپ باقاعدہ ruling دے دیں کہ جن جن علاقوں میں روڈز کی سہولت نہیں ہے وہاں باقاعدہ طور پر ہوائی سرو سز تو

بحال ہوں۔ بحیثیت ایک نجج کے آپ کو یہ ruling دینی ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! کہ حالیہ بارشوں سے، آپ باقاعدہ ruling دے دیں کہ تمام روڈوں کی گریڈنگ کی جائے۔ R&B کو باقاعدہ فنڈز جاری کیتے جائیں۔ آخراً ایک بھی فلور ہے کہ اجتماعی مفادات کے لئے ہم لوگ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ آج میری ذات کا کسی معزز زمکن کے ذاتی مفاد کا مسئلہ نہیں ہے تمام بلوچستان کا یہاں کے عوام کے یہاں کے لوگوں کے یہ مسائل ہیں۔ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! کہ میں نے اپنے حلقے میں جو نقصانات حالیہ بارشوں سے دیکھے ہیں جو بندات ہیں وہ بہہ گئے ہیں۔ ایک دوسری بات یہ ہے کہ پورے بلوچستان بلکہ پوری دنیا کے level پر ملکی سطح پر جو اعلیٰ کو اٹی کی کھجور خاص طور پر ”مضاؤتی“، کھجور جو پنجوں میں پیدا ہوتی ہے جس کی حالیہ بارشوں میں فعل تباہ ہوئی ہے زمینداروں کو اربوں روپے کے نقصانات ہوئے ہیں۔ یا جن جن علاقوں میں انگور کے باعاثات تباہ ہوئے ہیں باقی جو پھل فروٹ وغیرہ تمام علاقوں میں بارش کی نذر ہو گئے۔ آپ باقاعدہ ruling دے دیں کہ صوبائی حکومت باقاعدہ طور پر relief fund کا بندوبست کر کے تمام D.C's کے through briefing دیں اور اس کا جو work done ہے یا جتنا percent ہے وہ باقاعدہ طور پر کہہ دیں۔ نہیں تو اس حوالے سے جناب اسپیکر! میں اگر بتا دوں میں مختصر کرتا چلوں لیکن لوگ جواب غیر قیمتی کی کیفیت میں ہیں۔ لوگ ماہی کا شکار ہیں۔ لوگوں کی ماہی کو ختم کرنے کیلئے فوری عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ جو کہ میں آپ سے یہ توقع رکھوں گا کہ آج آپ کچھ معاملوں میں ruling دیں گے آپ باقاعدہ لیکسکو کو پابند کر دیں گے کہ وہ یہاں ممبروں کو briefing دیں اور اس کا جو work done ہے یا جتنا percent ہے وہ باقاعدہ طور پر کہہ دیں۔ نہیں تو اس طرح یہ رخالو جی سے ہم نمائندگی کر سکیں گے نہ عوام مطمئن ہونگے جن کی بادشاہی ہے جو پورو کریں اپنی بادشاہی چلانا چاہتی ہے پھر بعد میں ہم دیکھیں گے پھر ہمیں ضرورت نہیں ہے کہ ہم اسمبلی میں بیٹھیں۔ پھر ہماری جگہ اس گیٹ پر ہوگی ہم وہاں دھڑنا دے کر کے بیٹھ جائیں گے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ جناب۔ جی مفتی گلاب صاحب!

**مفتی گلاب خان کا کڑ:** شکریہ جناب اسپیکر! تمام اراکین نے جو باتیں کیں میں ان سے تتفق ہوں۔ ضلع ژوب میں ایک دو گھنٹے بجلی دی جاتی ہے۔ وہاں زمیندار معاشی طور پر تباہ و بر باد ہو چکے ہیں۔ ایک طرف سے سیلابی ریلے آتے ہیں ہر روز بارشیں ہوتی ہیں ندی نالوں میں طغیانی آتی ہے جس کی وجہ سے اُنکے کھیت بہہ گئے ہیں۔ وہاں ژالہ باری بھی ہوتی ہے۔ ایک مہینے پہلے ژالہ باری ہوئی وہاں عبداللہ زئی اور کبزی لوگوں کے جتنے باعاثت تھے سارے تباہ و بر باد ہو گئے۔ ضلع شیرانی میں جتنے بھی کھیت تھے میں ابھی آیا ہوں وہاں کا

معاشرے کیا ہے۔ سارے سیالی ریلے کی نذر ہو چکے ہیں سب کچھ ختم ہو چکے ہیں۔ ایک طرف سے قدرتی آفات ہیں دوسری جانب ہماری واپڈا کی یہ حالت ہے کہ تیرہ دن گزر چکے ہیں تین چار تاؤرز ہیں کیا انکی مرمت بھی نہیں ہو سکی۔ پچھلے اجلاس میں جور مصان المبارک میں ہوا تھا اسی میں ہم نے ڈاکٹر صاحب سے یہ request کی تھی کہ آپ اسکے لیے کوئی خاص force تشکیل دے دیں۔ اگر کوئی سازش کرتا ہے ان ٹاورز کو اڑانے کی اور انکو اڑاتے ہیں تو آپ فوری طور پر ان پر کام شروع کروادیں تاکہ وہ جلدی مرمت ہو سکیں اور بھلی کو بحال کیا جاسکے اور سب سے پہلے ہمارے لیئے یہ بہتر ہو گا کہ جو جنوبی اضلاع ہیں یہ ہمیشہ تاریکی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ہمارے ایریا کو چشمہ بیراج براستہ ڈی آئی خان ٹرمیمیشن لائن سے منسلک کیا جائے تاکہ جنوبی اضلاع ہیں انکا جو معاشری مسئلہ ہے یہ بھلی سے حل ہو سکتا ہے۔ جو باغات ہیں لوگ پورا سال اُنکے لیے محنت کرتے ہیں اور اس اُمید میں بیٹھے رہتے ہیں کہ ابھی فصل پک جائیگی اور انکے جو معاشری مسئلے ہیں وہ سارے حل ہو جائیں گے۔ لیکن پھر بھی بھلی نہ ہونے کی وجہ سے وہ قرضوں تلے ڈب جاتے ہیں۔ جب ایک سال کی فصل وہ نہیں لیتے ہیں۔ تو دوسرے سال اُس سے زیادہ مقروض ہو جاتے ہیں۔ اور رآ کپو خود پتا ہے کہ ایسے نظام میں جب بندہ ایک مرتبہ مقروض ہو جائے تو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اسکے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہ قرضے تلے ڈب تارہتا ہے۔ جب کوئی مقروض ہو جائے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ اور جوزندگی سے مایوس ہوتا ہے، تو جتنے بھی جرام ہوتے ہیں وہی لوگ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے اس نظام میں کوئی جگہ نہیں ہے، جب اسکے لئے جگہ نہیں تو جو بھی سامنے آئیں جو بھی حرکت ہو، جو بھی فعل ہو۔ وہ اُسی حرکت کو قبول کرتے ہیں۔ چاہے وہ جتنا بھی شرمناک ہو، لیکن وہ پھر اس سے گریز نہیں کرتے۔ جناب اسپیکر! جو واپڈا کے کیسکو چیف ہیں، انکو بلا کیں۔ اور اس پر رونگ دیں کہ وہ کرتے کیا ہیں؟ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ 13 دن سے بھلی نہیں ہے۔ لیکن ان سے کسی نے پوچھا نہیں ہے کہ یہ بھلی کب ٹھیک ہو گی؟ شکریہ جناب اسپیکر!

**جناب چیئرمین:** جناب منظور کا کڑ صاحب۔

**جناب منظور احمد خان کا کڑ:** thank you۔ جناب اسپیکر! یہاں جتنے معزز اراکین نے بات کی، کسی نے بھی اپنی ذات کی بات کی نہ کسی نے اپنے گھر کی بات کی۔ اگر بات ہوئی ہے تو پورے صوبے کے حوالے سے ہوئی ہے۔ اور صوبے میں جتنے بھی اقوام بستے ہیں، انکے حوالے سے بات ہوئی ہے، اگر اسی میں ہم لا ایڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں، چاہے بھلی کے حوالے سے بات کریں یا گیس کے حوالے سے، جو بھی مسئلے مسائل ہیں ان کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر! اس حکومت کے بنے ہوئے دو، ڈھائی مہینے ہوئے ہیں۔ اس

عرصے میں اگر ہم دیکھیں گورنمنٹ کی کارکردگی بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ اگر ہم بجٹ پر بات کریں، بجٹ آپکے سامنے ہے۔ تاریخ میں ایسا بجٹ کسی نے بھی پیش نہیں کیا، جو اس حکومت نے پیش کیا ہے۔ اگر ہم اُس میں تعلیم کے حوالے سے یا صحت کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ جناب اپیکر! شہر میں جو مسئلہ ہوا ہے اگر C.M صاحب صوبے سے باہر رہے ہیں تو تب بھی وہ شہر پہنچ ہیں۔ اگر کوئی واقعہ شہر میں رونما ہوا ہے تو اُسکے نیچ میں جا کے وہ بیٹھے ہیں۔ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا ہے، جو پچھلے ادوار میں ہوا کرتے تھے۔ لاشیں پڑتی ہوتی تھیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوا کرتا تھا۔ تو جناب والا! اگر ہم بات کریں کچھ دن پہلے سول سینکڑیٹ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے چھاپہ مارتا تھا۔ ہماری جتنی بھی بیورو کریسی بیٹھی ہوئی ہے، اُنکے خلاف کارروائی بھی ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیتھ کے شعبے میں بھی چھاپہ مارے ہیں۔ اگر ہم دیکھیں، وہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ اس طرح ایجوکیشن کے حوالے سے۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** بیورو کریسی کی تعداد تو بڑی کم ہے۔

**جناب منظور احمد خان کا کڑ:** اگر کم بھی ہے، تو وہ سُن بھی رہی ہے۔

**جناب چیئرمین:** میں نے کہا وہ اپنے seniors تک پہنچا دینے گے۔

**جناب منظور احمد خان کا کڑ:** جناب اپیکر! جی ہاں بالکل پہنچا دیں گے۔ جناب اپیکر! اگر ہم بھلی کے حوالے سے بات کریں، حقیقتاً ہمیں جو مسئلے اس وقت بھلی کے حوالے سے صوبے میں درپیش ہیں، وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اگر میں کہیں اور نہ جا ہوں صرف ملیلی اور کچلاک کی بات کروں۔ میں اپنے گاؤں ہنہ آڑک کی بات کروں۔ کیسکو کے چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اُن سے ملاقات کر کے آرہا ہوں۔ جناب اپیکر! ہم نے اپنے لئے کوئی راستہ نکالا بھی نہیں ہے کہ ہم ان مسائل سے کیسے نکلے۔ کیا ہم ایف آئی اے کے ذریعے ان مسائل کو حل کر سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں۔ جناب اپیکر! اسلئے نہیں کر سکتے ہیں کہ ہم نے کرپشن کا ایک اور دروازہ کھول دیا ہے۔ اس پر کوئی بھی بات نہیں کرتا۔ جناب اپیکر! آج کل ایف آئی اے نے اپنا ایک راج بنایا ہوا ہے۔ اگر ہم بھلی کی بات کریں گے پنجاب کے حوالے سے۔ پنجاب کی ایک فیکٹری آپ لے لیں، ہمارے پورے شہر کی بھلی ہے۔ کیا وہاں کوئی چوری نہیں ہے، وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب اپیکر! ہم کیسکو کے افراد اور اس کے چیئرمین کو بلائیں اور وہ ہمیں briefing دیں۔ جناب اپیکر! اگر ہم بارش کی بات کریں تو آپ نے خود ہی کہا کہ وہ رحمت ہے۔ اللہ کی طرف سے تورحمت ہے لیکن عوام کیلئے وہ اس بارزحت بنی۔ جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں پورے صوبے میں، میں پورے صوبے کی بات کروں گا۔ کروڑوں اور اربوں

روپے کے نقصانات ہوئے ہیں۔ فصلیں تیار تھیں۔ اس پر دوستوں نے جناب اسپیکر! جتنا بھی جلد سے جلد ہو سکے ایک کمیٹی بنائی جائے جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں اُسکی ایک رپورٹ پیش ہوا اور جو بھی اسکے حقدار ہوں اُنکو انکا معاوضہ ملنا چاہیے۔ میرے دوست خالد لانگو صاحب نے اپنے علاقے کی گیس کے حوالے سے بات کی۔ میں تو کوئی ڈسٹرکٹ کی بات کروں گا اغبرگ کی۔ اکیسویں صدی میں بھی وہ گیس سے محروم ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو اس صوبے کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیا یہ صوبہ اس کی امیت نہیں رکھتا کہ گیس کا main office جو کراچی میں بنایا گیا ہے وہ اگر اسی کوئی شہر میں بن جاتا تو ہمیں روزگار بھی ملتا اور ہمارے مسئلے اتنے زیادہ ہوتے بھی نہیں۔ ہم دیکھیں کہ سردویں میں گیس کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور گرمیوں میں بھی کو۔ اسکا ایک مستقل حل ہمیں ڈھونڈنا چاہیے جناب اسپیکر! انہی الفاظ کے ساتھ میں آپکا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

**جناب چیرمن:** غلام دشمن ڈیگر بادینی صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ بات کریں۔

**میر غلام دشمن ڈیگر بادینی:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب اسپیکر! میں بھلی کے حوالے سے بات کروں گا۔ دوستوں، ساتھیوں نے بہت ہی اچھے اور مفید مشورے دیئے بلکہ پچھلے اجلاس میں میں نے ڈاکٹر صاحب کو request بھی کی۔ کہ بھلی میرے خیال میں اگر دو دن ٹھیک ہوتی ہے تو تیرے دن دوبارہ اڑائی جاتی ہے۔ ہمارے علاقے میں میرے خیال میں 44 اور 45 ڈاکٹری سینٹری گریڈ درجہ حرارت ہے۔ بھلی نہ ہونے کی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں کہ نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ جو کر بلا کا نام سردار صاحب نے لیا ہے ہمارے علاقے کر بلا کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ میں نے request کی ڈاکٹر صاحب کو اور ساتھیوں کو بھی request کرتا ہوں جیسے کہ سردار صاحب نے کہا کہ جزیر۔ جزیر تو ہر علاقے میں ہے لیکن پھر وہی پول والی بات آ جاتی ہے۔ اُسیں N.E.X. صاحب کا رونا یہی ہوتا ہے کہ میں کتنے بیس، تیس جتنے بھی P.H.E. کے ٹیوب ویل چل رہے ہوتے ہیں علاقوں میں، لامحالہ آبادی زیادہ ہے ٹیوب ویلیں بھی زیادہ ہیں۔ اسکے لئے مستقل حل۔ مستقل حل میں نے ڈاکٹر صاحب کو request بھی کی تھی کہ heavy generators ہمارے heavy generators پر دیے جائیں۔ اُس سے تو کم از کم دو چار گھنٹے ایک فیڈرتو چل سکتا ہے۔ اگر کسی علاقے میں آٹھ، دس فیڈر رز ہونے تو میرے خیال میں areas میں اگر بھلی چلی جاتی ہے۔ میں یورپ اور U.S.A کی مثال نہیں دوں گا۔ ایران کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگر وہاں بھلی چلی جائے یا خدا نخواہ سے پونز سیلابی ریلے میں بہہ جائیں تو اُسیں باقاعدہ طور پر معافیاں

عوام سے مانگتے ہیں۔ یہاں واپڈ اسغید ہاتھی بن چکی ہے۔ ایک چیز میں کویا جو چیف ہے، سارے ہمارے معزز اراکان request کرتے ہیں کہ جی اُسکو بلا جائے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جب وہ گورنمنٹ ملازم ہے جب وہ نوکری کرتا ہے تو وہ ہمارا اور آپ سب کا پابند ہوتا ہے۔ تو اس حوالے سے سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب نے جیسے بتایا کہ ”احتجاج“۔ اگر احتجاج بھی ہو گا تو میں سردار صاحب سے یہی کہونگا کہ اس احتجاج میں میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ کیونکہ ہمارے علاقے میں ہماری مائیں ہماری بہنیں گلی گلی ڈربر کی ٹھوکریں کھاتی ہیں لیکن پانی نہیں ہے۔ اور law and order کے حوالے سے جناب اسپیکر! میں یہ کہونگا کہ روٹی، کپڑا اور مکان کا جونعرہ ہے میرے خیال میں روٹی، کپڑا اور مکان لوگوں کو اب فوری طور نہیں چاہیے law and order کا مسئلہ حل کیا جائے۔ باقی کچھ دوستوں نے بلکہ راحیلہ صاحب نے تھوڑا سا گلہ شکوہ کیا۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر ہم سول سیکرٹریٹ آ جاتے ہیں تو میرے خیال میں کام صرف اور صرف چوکیداری کا رہ گیا ہے۔ جس ڈیپارٹمنٹ میں جائیں ٹرانسفرز پوستنگ، میرے خیال میں جناب اسپیکر صاحب! آپ بھی ہمارے ساتھ تھے جس دن ہم ڈاکٹر صاحب سے ملے۔ ہم نے انکو request بھی کی کہ ہر علاقے کا ایک نمائندہ elect ہو کر آ جاتا ہے۔ اسکے پوچھے بغیر A.C's یا D.C's یا C's یا یا جتنے بھی آفیسرز ہمارے علاقوں میں تعینات ہیں انکو ہم بہتر سمجھتے ہیں۔ کل کوئی corrupt آفیسر آ جائیگا لوگ ہمیں گریبان سے کپڑیں گے۔ رحمت بھائی اور دوسرے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھی request کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو اسمبلی کے floor پر strongly اٹھایا جائے۔ تاکہ ہمیں اس چوکیداری کے system سے نجات ملے۔ اور آخر میں جناب اسپیکر صاحب! آپ سے request کرتا ہوں کہ میڈیا والے چچپلی دفعہ میرے خیال میں جان بلیدی صاحب بیٹھے تھے شاید بھی اٹھ کر چلے گئے۔ چچپلی دفعہ روزوں میں انکی تین چار مہینوں کی تجوہیں بند تھیں۔ وہ مجبور تھے۔ روزوں میں میں نے دیکھا ہم پانچ منٹ کھڑے ہیں ہو سکتے، ہم کہتے ہیں ”کہ جی ہم نے روزہ رکھا ہے۔ تو بنا آغاوہ ذیاللہ اگر روزہ انسان رکھتا ہے تو احسان بھی جاتا ہے کہ میں نے روزہ رکھا ہے۔ یہی لوگ آئے تھے روزوں میں، تین گھنٹے دھوپ میں کھڑے تھے۔ لیکن میں اور جان صاحب نے بات بھی کی تھی اور جان بلیدی صاحب کے office میں بھی یہ لوگ آئے تھے۔ request بھی ہے۔ میرے خیال میں انکے تین چار مہینوں کی تجوہیں بند تھیں، انہوں نے عید کیسے گزارا ہے۔ انہوں نے میرے خیال میں اس مہنگائی کے دور میں پتا نہیں اپنے بچوں کے کپڑے لیے ہوئے یا نہیں۔ ہم اپنی مثال دیں عید کے موقع پر بچوں کے کپڑوں کیلئے ہم tension میں رہتے ہیں۔ کیونکہ عید تو بچوں کیلئے ہے۔ تو جناب اسپیکر! میں

ساتھیوں سے بھی request کرتا ہوں اور آپ سے بھی کہ یہ ویڈیو والوں کا مسئلہ ہے ان کی تین چار مہینوں کی pay ہے خداخواست وہ ہم اور آپ سے extra نہیں مانگتے ہیں۔ اگر یہ احتجاج کر رہے ہیں تو اپنے حق کیلئے کر رہے ہیں۔ ایسی نوبت نہ آئے کہ ہم نکلیں اور ہماری گاڑیوں کے شیشے یہ لوگ توڑ دیں۔ اس وجہ سے کہ ہم نے انکے پکوں کا روزگار چھینا ہوا ہے تین مہینوں سے یہاں آ کر اپنے مسائل بیان کرتے ہیں یا سیر سپاٹے کیلئے ہم سوچتے ہیں کہ آیا ہم جو ہیں ۔۔۔۔۔

**جناب چیئرمین:** مشکل ہے اتنی گاڑیوں کے شیشے توڑیں۔

**میر غلام دشمن ڈسٹریکٹ بادینی:** توڑیں گے جناب اسپیکر صاحب! میں جو دیکھ رہا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** انکی تعداد سے زیادہ guards ہیں۔

**میر غلام دشمن ڈسٹریکٹ بادینی:** جب خداخواست کوئی مجبور ہو جاتا ہے تو وہ چوری بھی کرتا ہے اور شیشے بھی توڑ دیتا ہے۔ والسلام شکر یہ جی۔

**جناب چیئرمین:** جی سید محمد رضا صاحب! بوئین مختصر ا۔

**سید محمد رضا:** باقی باتیں تو سارے دوستوں نے کی ہیں میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ پانی کے حوالے سے ہمارے علاقے میں جو مسائل ہیں دوسروں کے حوالے سے ذرا مختلف ہے۔ 39 people are not here at their duty. یا تو انہوں نے اپنا تبادلہ کہیں اور کرالیا ہے یا پھر آتے نہیں ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ یا تو آپ متعلقہ محکمے سے یا انکو پابند کریں کہ ان 39 بندوں کو انکی واپس ڈیوٹیوں پر بچھ دیئے جائیں آگر نہیں ہو سکتا تو انکو نکال کر انکی جگہ پرنی appointments کیتے جائیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ طلباء کو پچھلے سال آپکو یاد ہو گا کہ اسٹوڈنٹس کی بس پر حملہ ہوا ان میں زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن اب وہ جانہیں سکتے ہیں میری گزارش صرف اتنی ہے کہ Now they have recovered.

ہمارے علاقے میں جو colleges ہیں وہاں masters levels classes کی کی اگر شروع کی جائیں انکو یونیورسٹیز کے ساتھ affiliate کیا جائے تو انکے لئے آسانی رہیں اور حکومت کے کاندھوں سے بھی ایک بڑا بوجھ جو security کا ہے وہ اُتر جائیگا۔ میری ایک اور گزارش ہے پاسپورٹ کے حوالے سے جو کہ بہت اہم ہے۔ جناب اسپیکر! جو نئے آنے والے ہیں چاہے وہ ایرانی بارڈر cross کر کے آئے ہیں یا افغانی بارڈر۔ اُنکے لئے پاسپورٹ کا حصول کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ انکو گھر بیٹھے ایک لاکھ میں ہزار ایک لاکھ چھاس ہزار

میں لوکل سرٹیفیکیٹ، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ ہر چیز مل جاتی ہے۔ لیکن جن بندوں نے اپنی زندگیاں اور انکی generations نے اپنی زندگیاں یہاں وقف کی ہیں۔ چار چار نسلوں سے یہاں آباد ہیں اُنکے خاندانوں سے فوج میں بھی لوگ ہیں اور عام سرکاری ملازمین بھی ہیں۔ لیکن انکو پاسپورٹ کے حصول کیلئے ایجنٹوں ہفتواں بلکہ مہینوں دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ اُنکے ساتھ بے عزتی کی حد تک بدتری کی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک جائز بات ہے۔ میں اسلام آباد گیا تھا وہاں میں نے یہ بات note کی کہ پاسپورٹ بنانے کیلئے صرف اور صرف آپکو ایک چالان فارم بھرنا ہوتا ہے اور شناختی کارڈ آپکے پاس ہو۔ اب ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ ہیں لیکن انکو پاسپورٹ کے حصول کیلئے دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ یہاں ایجنٹوں کی چاندی ہو گئی ہے اُن ایجنٹوں میں ہر رنگ و نسل کے لوگ موجود ہیں ہمارے اپنے لوگ بھی موجود ہیں۔ میں میں ہزار پچیس پچیس ہزار لے کر لوگوں کو دیتے ہیں۔ جو حقدار ہیں انکو اُنکے حق سے محروم کیا جاتا ہے اور جو حقدار نہیں ہیں اُنکے پاس nationality بھی ہے اُنکے پاس پاسپورٹ بھی ہے۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ruling دیں اس حوالے سے اور جو متعلقہ حکام ہیں انکو بند کریں انکو یہاں بُلائیں تاکہ اُنکے ساتھ میٹنگ ہو and I am hundred percent sure کہ یہ مسئلہ صرف ہمارا نہیں ہمارے دوسرا بھائیوں کے ساتھ بھی یہ پاسپورٹ کا مسئلہ ہو گا۔ Thank you very much.

**جناب چیئرمین:** سردار غلام مصطفیٰ صاحب! آپ ایوان سے باہر گئے تھے، وہاں ملازمین سے بات ہوئی، وہاں کی رپورٹ دیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب اسپیکر! ہم لوگوں نے وہاں جا کر ان سے بات کی اُنکے دو مطالبے تھے ایک تین مہینوں سے انکو تنخواہیں مل رہی ہیں۔ دوسرا کچھ اُن میں سے ایسے ہیں جنکی آٹھ آٹھ سال ملازمتوں کو ہو چکے ہیں اُنکی نوکریوں کو پختہ کرنا۔ تو ہم لوگوں نے اُن سے یہ بات کہی کہ آپ کا حق بنتا ہے کہ آپکی تنخواہیں فوری طور پر release کی جائیں۔ باقی مسئللوں پر وزیر اعلیٰ صاحب آئیں گے اُن سے بات کریں گے۔ تو اُن سے ہماری بات چیت کامیاب ہوئی اور وہ ہر تال ختم کر کے چلے گئے۔ یہ دو اُنکے چھوٹے مطالبے تھے میرے خیال میں اتنا بڑا مطالباً نہیں ہے۔ ہم نے اُنکے ساتھ وعدہ کیا کہ انشاء اللہ وزیر اعلیٰ صاحب کے آنے پر ہم آپکے مطالبے حل کروالیں گے۔ بس یہ اتنی چھوٹی سی رپورٹ تھی کہ آپکو بتائیں۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ آپ سب کا۔ جو کمیٹی کی تھی اور ان لوگوں کا آپ نے احتجاج ختم thank you.

کروایا۔ تو آگے میں سردار رضا محمد بڑھیج صاحب کو request کروں گا کہ وہ مختصر کریں۔

**سردار رضا محمد بڑھیج:** thank you Mr.Speaker. **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔** بہت سارے مسائل کی طرف توجہ دلائی گئی۔ سب سے بڑا مسئلہ پانی، بجلی، گیس اور law and order کا ہے۔ لیکن ہماری direction کیا ہے؟ ٹریپریزی نپخ پر بیٹھ کر ہم اگر یہ دیکھتے ہیں کہ اگر ہم اپنے آپ کو criticise کریں۔ یہ ایسی بات نہیں ہے کہ ہم اپنے آپ کو critisise کر رہے ہیں۔ ہم وہ suggestions آپ لوگوں کو دے رہے ہیں کہ آپ براہمہربانی اس پر ruling دے دیں۔ کہ وہ تمام مسائل جنہوں نے جڑ پکڑی ہوئی ہے اور وہ ٹھیک نہیں ہو رہے ہیں اُسکی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا distribution system پانی کا صحیح ہے نہ بجلی کا نہ گیس کا۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی ہے کہ ہم نے اس system کو جو derail ہو گیا ہے اُس کو ٹھیک کرنا ہے اور اگر ہم اس system کو delay ہونے سے بچا کر اس کو track پر لے آئیں تو ان شاء اللہ ہمارے پانی، ہماری بجلی اور ہماری گیس کا مسئلہ حل ہو جائیگا۔ اور اُس کی سب سے بڑی responsibility ان ہم لوگوں پر ہوتی ہے جو اس کام کے مالک ہیں جو اس کام پر نافذ کیتے گئے ہیں اور وہ جو کام کر رہے ہیں۔ جناب والا! آپ کے توسط سے ایک گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس مسئلے کی طرف توجہ دیں۔ اور ہم ایسے سوالات کی طرف جا رہے ہیں کہ اگر ہمارا مسئلہ immediately ٹھیک ہو سکتا ہے تو ہم اُس کو ٹھیک کریں ایک strategy بنائیں ہمارا مستقبل کیا ہو گا ہم اسکی طرف دیکھیں۔ ہمارے مستقبل میں ہمارا vision کیا ہے ہم اسکی طرف دیکھیں۔ اور پھر ہم اُس vision کو ایک strategy پر لانے کیلئے ایک plan بنائیں کہ ہم نے immediately کیا کرنا ہے پانچ سالوں کے بعد ہم نے کیا کرنا ہے دس سالوں کے بعد ہم نے بلوچستان کیلئے کیا کرنا ہے؟ ان مسائل کی طرف توجہ دیں۔ میرے خیال میں ہمارے مسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنا ہم سوچ رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** long term policies اور short term policies میں۔

**سردار رضا محمد بڑھیج:** جی ہاں policies میں ہیں چاہیے ہمیں strategy میں ہیں چاہیے اس پر عمل کرنا چاہیے اگرچہ مینے کی policy یا سال کی بنانی ہے strategy میں ہے چاہے دو سال کی بنانی ہو تو اُس پر ایک determination کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔

**جناب چیئرمین:** جی محبوب الرحمن حنی صاحب! آپ کے لئے آپ کو منٹ بھی دے دوں گا۔

**میر مجیب الرحمن محمد حسni:** شکریہ جناب اپسکر! ساتھیوں نے بھلی کے مسئلے پر بات کی۔ خاران اور واشک میں بھی زمینداری بھلی سے ہوتی ہے اور باقی علاقوں میں ڈیزیل انجن سے ہوتی ہے۔ خاران اور بسیمہ کو بھی جناب اپسکر! تقریباً ایک گھنٹہ بھلی ملتی ہے جس سے زمیندار بڑے پریشان ہیں جیسا کہ یہاں ساتھیوں نے کہا کہ پینے کے پانی کا بھی بہت بڑا مسئلہ وہاں پیدا ہوا ہے۔ اور حالیہ سیالابوں سے، جو بارشیں ہوئی ہیں یہ تو بالکل رحمت ہے۔ لیکن ہمارے علاقے بسیمہ تحصیل میں تقریباً تین یونین کونسل ٹنگر، ناگ اور بسیمہ میں خاص کر بڑی تباہی آتی ہے جس سے پیاز کی کھڑی فصلات بالکل تباہ ہو چکی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہاں ٹیکس بھیجی جائیں اور جو نقصانات ہوئے ہیں انکا تخمینہ لگایا جائے۔ میں خود بھی گورنمنٹ میں ہوں لیکن ابھی تک government form نہیں ہوئی ہے۔ کابینہ نہیں بنی ہے اسلئے complete چاردن پہلے ایک واقعہ پیش آیا۔ وہاں افغانستان کے لوگ اُزبک اور افغانیوں کی سمگلنگ ہوتی ہے چاغی سے وہاں ماشکیل اور ماشکیل سے بارڈر کے پاس۔ وہاں ایف سی بھتہ لیتی ہے میں بالکل openly کوونگا ایف سی کا کرنل وہاں بیٹھا ہوا ہے روزانہ سینکڑوں لوگ جن میں اُزبک اور افغانی شامل ہیں کو بھیڑ کر بیوں کی طرح بسوں میں ڈال کر بارڈر پار کرایا جاتا ہے۔ اسی مختلف گروپس involved میں جوان لوگوں سے بھتہ لیتے ہیں۔ تین دن پہلے اس بھتہ کے اوپر وہاں رات کو لڑائی ہوئی اس میں تین یا چار افغانی بیچارے شہید ہو گئے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ آئی جی، ایف سی کو direct لیٹر لکھیں اور وہاں جو ایڈمنیسٹریشن ہے وہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کریں اور یہاں سے جوانانی سمگلنگ ہوتی ہے اسکوفوری طور پر بند کر دیں۔

**جناب چیئرمین:** اس مسئلے کو، 24 تاریخ کو جو law and order پر بحث ہوگی وہاں اٹھا لیں۔ چیف منسٹر صاحب بھی ہو گئے اسکا واقعی notice seriously لینا چاہیے جو اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔

**میر مجیب الرحمن محمد حسni:** جناب اپسکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں جو لیٹنینٹ کرnel بیٹھا ہوا ہے وہ drugs trafficking اور human trafficking میں involved ہے۔ ڈسٹرکٹ واشک میں تحصیل ماشکیل بارڈر کی تحصیل ہے۔ اسکے لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ آئی جی، ایف سی کو کوئی لیٹر لکھیں اس معاملے پر کہ فوری طور پر وہاں جو human and drugs trafficking ہو رہی ہے اسکو

بند کر دیں۔ اسکے علاوہ میں ایک اور بات کروں گا کہ بسمہ میں جیسے پچھلے سیشن میں ڈاکٹر حامد خان صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے پرائیویٹ ملیشیاء کی چیک پوسٹوں کے بارے میں بات کی۔ تو بسمہ تحصیل جہاں سے مکران کی main highway proposed کا شغر گواہ موڑوے کہتے ہیں وہاں پرائیویٹ ملیشیاء کے لوگوں نے چیک پوسٹ establish کی ہیں وہاں باقاعدہ لوگوں سے بھتہ لیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ بالکل جناب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایک میل نرس ہے جناب اپیکر! سب کو پتا ہے۔ جیسے نواب صاحب نے عالم فراز محمد حسنی کے بارے میں کہا۔ کہ یہ وہاں A.C. تھاڑیہ سال پہلے۔ اس نے اتنی محنت کی کہ اس کے دور میں وہاں کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ لیکن جو گروپس جو پرائیویٹ ملیشیاء کے لوگ تھے، میں نام نہیں لونگا لیکن اسکے زمانے میں وہ کوئی چیک پوسٹ نہیں لگا سکے۔ اُس پر انہوں نے الراہم لگایا کہ جی جومز احمدی تینظیمیں ہیں یہ اُنکا بندہ ہے۔ اُسکو وہاں سے نکلوایا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں وہ کس طرح سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ ہر سیشن میں میں نے دیکھا ہے کہ یہاں اُسکی تعریف ہوتی ہے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہاں اس آفیسر کے ساتھ اس طرح اسکا career route ہے وہاں دو جگہوں پر پرائیویٹ چیک پوسٹیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر انکو ختم نہیں کیا گیا تو میں انشاء اللہ الگ سیشن میں یہاں بھوک ہڑتال پر بیٹھ جاؤں گا۔ شکریہ مسٹر اپیکر!

**جناب چیرین:** زیارت وال صاحب! آپ سے request ہے کہ آپ مختصر بولیں۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیرین! آج کے سیشن میں point of order پر آپ نے دوستوں کو بولنے کا موقع دیا۔ میں point of order کی، حکومت کے طور پر، اسکے جواب میں کچھ کہنا چاہوں گا، تو اسلئے شائد مختصر نہ ہو۔ جناب چیرین! آج جن باتوں کا ہم رونارو رہے ہیں۔ ہمار دوست ساتھی ٹریزیری خپوں کے اور اپوزیشن کے جتنے بھی لوگ یہاں موجود ہیں۔۔۔۔۔

**جناب چیرین:** آپ حکومت کی طرف سے اُسکی وضاحت یا جواب دینا چاہیں گے؟

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** گورنمنٹ کی طرف سے۔

**جناب چیرین:** ہاں گورنمنٹ کی طرف سے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** Yes, I am responsible, we are responsible for these things. تو جناب چیرین! بات یہ ہے کہ کچھ چیزیں اُمی ہیں، جنکا تعلق وفاق سے ہے۔ پاکستان ایک فیڈریشن ہے۔ اور اُس فیڈریشن کی اٹھارویں ترمیم کے بعد بھی بعض

اختیارات آپکے پاس نہیں فیڈریشن کے پاس ہیں۔ اور جو اختیارات یہاں منتقل ہو چکے ہیں، ان پر ہم یہاں بات کریں گے۔ جناب اسپیکر! اور یہ بات اب لیڈر شپ کی طرف اٹھائیں گے۔ اسٹیبلشمنٹ اور بیورو کریئی پرانے طریقوں سے ہٹ کر ہمارے ساتھ co-operate نہیں کر رہی ہیں۔ جسکی وجہ سے ہمارے دوست یہاں مسائل کا جواز ٹھہر کر رہے ہیں، مسائل کا جواب یا ان کر رہے ہیں، اُسمیں جناب اسپیکر! آپکو بھی معلوم ہے اور ہمیں بھی معلوم ہے، سب کو معلوم ہے۔ صوبے کی بجلی کے حوالے سے، جولائی کے مہینے میں جب فصلات کو پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت اُسکے poles اُڑائے جاتے ہیں۔ جناب چیر مین! آپکو پتا ہے کہ وہاں لوگ لگائے تھے انکو ہم تنخوا ہیں دے رہے تھے، اورتب بھی وہ protect نہ ہو سکے۔ اور اب ہم نے گورنمنٹ کے طور پر اُن لوگوں کی تنخوا ہیں بند کر کے اُنکی services برخاست کی ہیں اور جو poles گرائے گئے ہیں، تین مرتبہ اُسکی clearance دی گئی ہے۔ کام شروع ہونے کے بعد وہاں blasts ہوئے ہیں۔ ان میں N.E.X سمیت دوسرے کارکن بھی زخمی ہوئے ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ دوبارہ ان پر کام شروع ہوا ہے۔ دو دن میں انشاء اللہ بجلی بحال ہو جائیگی۔ لیکن جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ بجلی کی دولائیں جودا دو، خضدار۔ ڈیرہ غازی خان، لوار الائی سے آرہی ہیں ان پر گزشتہ چار، پانچ سال سے کام جاری ہے۔ اس پر ہمارے دوستوں نے، یہاں موجود جو حکومت تھی، انہوں نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ وہ complete نہیں ہو سکے۔ اب انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے ”کہ یہ دسمبر تک ہم مکمل کریں گے“۔ اور ہماری ترجیح یہ ہے چیزیں کی حیثیت سے میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ آپکی رولنگ ہوا اور مرکز کے پاس یہ چلا جائے کہ ”تیسرا نسمیشن لائے، چشمہ ڈیرہ اسماعیل خان، ژوب، یہ اگر بن جائے گی تو اُسکے بعد ہمیں ان مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، جو آج تمام صوبے اُسکے ذمہ دار اور عام لوگ یہاں تک کہ ٹیلیفون موبائل چارج کرنے میں، مجھے ژوب سے بتا رہے ہیں کہ اُسکی بجلی بھی نہیں آتی ہے۔ چونہیں گھنٹے میں کبھی ایک گھنٹہ اور کبھی اس سے بھی کم۔ تو اس صورتحال کا جو صوبے کو سامنا ہے۔ اُسمیں دو چیزیں آپ اپنے طور پر As a Chairman نوٹ کر لیں۔ اور ہم انکو اس بارے میں کہیں گے انکو لکھنا ہو گا کہ ہمارے ساتھ یہ بخود غلط ہے۔ اور فیڈریشن کے حصہ دار کی حیثیت سے ہمارا جو حصہ بنتا ہے۔ جناب اسپیکر! اس پر دھیان دینا ہو گا اُس حصے کی بجلی ہمیں فراہم کی جائے۔ جناب چیزیں کی جائے۔ جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ آپ کارقبہ، اور اُس رقبے کیلئے جو فنڈز ہیں تمام ترقیاتی اسکیمات میں جناب اسپیکر! ہم جتنا بھی اس پر بولیں۔ ایک تو آگے سے جواب نہیں ملتا، آپ کو شاید تجربہ ہو گا، گیلو صاحب گپ شپ میں لگے ہوئے ہیں اُسکو بھی تجربہ ہے۔ بات یہ ہے جناب چیزیں کی کہ

N.H.A کی تقریباً سات، آٹھ ہزار کلومیٹر جو length ہے ان میں سے تین، ساڑھے تین ہزار آپ کے صوبے میں سے ہو کر گزرتی ہیں۔ اور اس وقت بھی Federal PSDP میں چھ کھرب سے زیادہ پیسے روڈوں کیلئے ہیں۔ اور آپ کے لئے اس سال کے جو پیسے وہ لگار ہے ہیں، وہ گیارہ ارب ہیں۔ تو کیا گیارہ ارب سے اس صوبے کی ضروریات پوری ہو گئی؟ تو جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم سب مل کر مرکز سے یہ مطالبات کریں کہ ہمیں جن چیزوں میں آپ نظر انداز کر رہے ہیں۔ فیڈریشن کے حصے کے ہوتے ہوئے یہ نظر اندازی establishment بن کر دے۔ اور سیاسی قیادت اس پر توجہ دے۔ اور اگر وہ اس پر توجہ نہیں دے گی تو جناب! بھلی اور پانی کا جو مسئلہ ہے وہ ایسا ہی رہ گیا۔ جناب چیئرمین! آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ دو اہم ترین بڑے ڈیم پاکستان کے پانی سے بھر گئے ہیں۔ بہت زیادہ پانی آگیا ہے، ہم خوش بھی ہیں۔ جناب! اُسکی capacity کیا ہے؟ دونوں کی جو capacity ہے۔ جناب! ساٹھ لاکھ اکیس ہزار ایکٹر فٹ پانی انہوں نے ذخیرہ کیا ہوا ہے۔

**جناب چیئرمین:** آٹھ لاکھ نہیں پندرہ لاکھ ہو گا۔ دونوں کا پندرہ لاکھ یا تیرہ لاکھ ہو گا۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** نہیں دونوں کا جو ذخیرہ ہے، ساٹھ یا باستھ لاکھ۔ آپ اخبار میں دیکھ لیں، اخباروں میں آیا ہے۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں مجھے بتا ہے۔ منگلا کا ساڑھے سات لاکھ اور تریلا کا ساڑھے پانچ لاکھ ہے۔ یہ دونوں اگر calculate کیا جائے غالباً ساڑھے بارہ تیرہ لاکھ کیوں سک ہیں۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** نہیں ہے، آپ دیکھ لیں، ٹیلیویژن پر جو پیاس چل رہی تھیں دونوں کیلئے، اب مزید پانی اُسمیں آ رہا ہے مزید کتنا بڑھ گیا ہے؟

**جناب چیئرمین:** نہیں capacity اتنی ہے۔ ٹوٹل اگر سب بھر بھی جائیں تو غالباً تیرہ لاکھ capacity rough تھوڑا اُپر نیچے ہے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** نہیں، تریلا Nine Million Acre feet کیلئے design ہوا تھا۔ اب اُسکی capacity سات million سے زیادہ نہیں ہے۔ اور آپ کا جو منگلا ڈیم ہے۔ اس کی جو capacity ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپ جو سیلابی پانی ہے اُسکی مقدار منگلا اور تریلا سے زیادہ ہے۔ اور آپ کیا تھا ہو کیا رہا ہے؟ آپ جائیں گے کہاں جب کوئی، قلمہ سیف اللہ، پشین، عبداللہ خان میں پانی نہیں ہو گا اور آگے مستونگ، فلات اور خضدار تک جاتے ہوئے۔ تو جناب! یہ چیز ایسی ہیں کہ اس اسمبلی کو

جھنوجڑنا ہوگا۔ اس اسمبلی کو اس بات پر توجہ دینی ہوگی۔ اور سب نے مل کر، جو مسائل ہیں اُنکا حل ٹکالا ہوگا۔ اس طریقے سے ہمارے مسائل حل نہیں ہونگے۔ تو اسکے لئے ہمارے پاس اس وقت جو آپ کی capacity ہے یا پانی جو آپ ذخیرہ کر چکے ہیں، بمشکل پانچ لاکھا یکڑ feet۔ یعنی ایک کروڑ تیس لاکھ ایک کروڑ چالیس لاکھ میں سے بمشکل پانچ لاکھا یکڑ feet پانی آپ ذخیرہ کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: کہاں کے پانچ لاکھ ہیں؟

جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر): سبکوئی، فلاں ڈیم، چھوٹے بڑے سب ملا کر یہاں جو بنائے گئے ہیں، بڑے بڑے ڈیم جو بن رہے ہیں۔ انکی ٹوٹل capacity اتنی ہوگی۔ میں زیادہ اُسکو بتارہا ہوں۔ لیکن حقیقی طور پر اگر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں۔

جناب چیئرمین: اگر پانچ لاکھ کیوسک چھوڑ دیا جائے تو کوئی بھی نہیں رہیگا۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر): نہیں، پانچ لاکھ کیوسک نہیں۔ پانچ لاکھا یکڑ feet پانی

acre means..... اور.....cusec mean something.

جناب چیئرمین: ایکڑ feet پانی چھوڑ دیا جائے تو کوئی ایک ڈیم بھی نہیں رہیگا۔ سارے شادی کو ڈیم کی طرح چلے جائیں گے۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر): تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ اس طریقے سے ہیں۔ اور ہم نے وہاں یہ بیان کیا ہے، کوئی تردید والی بات بھی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ چیزیں ہم اس بنیاد پر لیں۔ اور اس بنیاد پر اسکو اگر ہم ٹھیک کریں گے، اس بنیاد پر ہم توجہ دیں گے تو ہمارے پاس چیزیں ہیں۔ ہم ایسے ریگستان میں نہیں رہ رہے ہیں۔ آپکا North کا جتنا بھی catchment ہے۔ یہ South میں تباہی مچالیتا ہے۔ اور ہم North کے اُس catchment کو control کیلئے آپ کر سکے ہیں۔ اُسکے پانی کو ذخیرہ نہیں کر سکے ہیں۔ وہ چیزیں جو ہم یہاں بحث کر رہے ہیں کہ ہمیں مشکلات کا سامنا ہے۔ وہ مشکلات کیا ہیں؟ وہ جناب یہ ہیں۔ اور اسکے علاوہ جناب law and order کیلئے آپ لوگوں نے تحریک التوانمنظور کی ہے۔ اس پر اس دن بات کریں گے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں۔ ہم نے پہلے کی طرح انکو ایسا نہیں چھوڑا ہے اُس پر action لیا ہے۔ اور اس action کے بعد کافی حد تک واقعات میں کمی آئی ہے اور ان میں مزید کمی بھی ہوگی۔ اور یہ چیزیں اب باہر آئیں گی پہلے کی طرح نہیں ہونگی۔ تو اُسمیں جناب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور یہ چیزیں میں آپ کے سامنے اس بنیاد پر رکھ

رہا ہوں تو اُسمیں جناب! آپ اور شایدی میرے ساتھ مولانا صاحب بھی آگئے ہیں۔ ٹریزیری پنج، ہم سب، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم اس پر قرارداد لے آتے۔ ٹریمیشن لائنوں کی جلد تکمیل اور نئی لائن کا آغاز اُسکے لئے پسیے۔ اور ساتھ ہی ساتھ پانی کیلئے پسیے۔ اور جناب! یہاں اب ہم پر انے طریقہ کار پر نہیں چل سکتے۔ آٹھارب روپے کوئی میں لگائے گئے ہیں۔ آٹھارب میں سے آٹھ آنے کا کوئی پتا نہیں چلتا کہ کہاں ہیں؟

**جناب چیزِ میں:** رانا صاحب کہتے ہیں ”کہ میں نے 1500 کلومیٹر پہ لائن بچھائی ہے۔“

**بن عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر):** بس وہ رانا صاحب نے بچھائی ہے اور ہم اُس سے پانی پر رہے ہیں۔ بس ابھی اس جنت میں تو ہم سب رہ رہے ہیں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تمام چیزیں ہوئی ہیں۔ جناب چیزِ میں! یہ تمام چیزیں ہونے کے بعد اب ہم اس stage پر کھڑے ہیں کہ اب رانا جیسے ٹولے کی صوبے کو ضرورت نہیں ہے۔ رانا جائے اپنا کام کرے۔ ہمیں اپنا کام کرنا ہوگا۔ ہر ایک نے اپنے آپ کو سیدھا کرنا ہوگا۔ آٹھ، نوارب روپے کوئی میں پانی کیلئے۔ اور کسی کے پاس پینے کیلئے ایک بونڈ بھی نہیں ہے۔ تو یہ چیزیں اس طریقے سے ہیں جناب چیزِ میں! انکا ہمیں نوٹس لینا ہوگا۔ انکو بنانا ہوگا۔ میں اس بنیاد پر کسی پر تنقید نہیں کرتا۔ جو کوتا ہیاں جو غلطیاں ماضی میں ہوئی ہیں۔ جو کام ہونے تھے وہ نہیں ہوئے۔ لیکن اب سب مل کر ان کا مون کو ہمیں کرنا ہوگا۔ اپنے لوگوں کے مسائل حل کرنے ہوئے۔ اب دوست وہاں بتا رہے تھے ”کہ کچھ بھی نہیں چاہیے صرف امن چاہئے“۔ یہ ”امن“ کہاں چلا گیا۔ کیا ہم روایت والے لوگ نہیں تھے؟ کیا ہم نے اپنے علاقوں میں روایت سے امن قائم نہیں کیا تھا؟ کیا کوئی بھی شخص ہم میں سے دوسرے کی عزت یادوسرے کے گھر کی بے حرمتی کسی بھی حوالے سے، سماجی طور پر کوئی شخص بل جمل سکتا تھا؟ never نہیں۔ لیکن آج ہم کس حالت میں ہے۔ کون کس طریقے سے کر رہا ہے؟ اور کیونکر رہا ہے؟ جناب چیزِ میں! آپکے توسط سے گزارش یہ ہے کہ یہ جو ہمارے اپنے کام ہیں۔ ہمارے اپنے فرائض ہیں۔ ہمیں اپنے کام اور اپنے فرائض سننا گئے ہوں گے۔ ان کو پورا کرنا ہوگا۔ اور اپنے لوگوں کو نجات دلانا ہوگا۔ ان کو شعور دینا ہوگا۔ visionary سیاست کرنی ہوگی۔ عام lay-man کی حیثیت سے ہم یہاں کھڑے نہیں ہوں گے۔ اسکی حیثیت سے یہاں نہیں بولیں گے۔ ایک vision کے ساتھ بولیں گے۔ سب کچھ کی معلومات کرنا ہوگی۔ اور ان معلومات کے بل بوتے پر صوبے کی تعمیر و ترقی، اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود اور صوبہ اور اسکی حکومت، عوام کے فلاجی ادارے کے طور پر ہم کام کریں گے۔ یا اگر کسی کو منظور نہیں ہے یا نہیں کر سکتا، پھر تو یہ ہوگا کہ بس وہ اپنے گھر چلے جائیں۔ پھر جس نے آنا ہوگا جس نے کرنا ہوگا وہ کریں۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس کوئی راستہ ہے نہ ہمارے پاس کوئی چارہ۔ اور اب

کرنا ہوگا۔ اور اگر اب ہم نے نہیں کیا، پھر شاید یہ وقت گزر جائیگا۔ پھر اگر کوئی کرنا بھی چاہیں گے شاید وہ نہ کر سکے۔ اس وقت جناب اپنیکر! ذمہ دار پارٹیوں کی حکومت ہے اس صوبے میں جناب چیزِ میں! ذمہ دار پارٹیوں کے ایم پی ایز، عوامی نمائندے یہاں موجود ہیں۔ ان کو کام کرنا ہوگا، ہر ایک کو کام کرنا ہوگا۔ میں یہاں آپکو بتاتا ہوں کہ ہم کسی کے ساتھ، جناب چیزِ میں! آپ سن لیں، حکومت کے طور پر تعصب نہیں کریں گے۔ رمضان مبارک گزر گیا بہم بہت جلد کمیٹیاں تشکیل دینے گے۔ ہمارے ایم پی ایز، ہمارے یوروکریٹ یہ ساتھ ہونگے۔ صوبے کی تمام ترقیاتی اسکیمیوں کو مکھیں گے، ان کا معافانہ کریں گے۔ کہاں پہ کیا کچھ ہوا ہے؟ کس قسم کا غبن ہوا ہے؟ کس قسم کی corruption ہوئی ہے؟ نہیں ہوئی ہے تو well and good۔ اگر ہوئی ہے تو کون ذمہ دار ہے؟ ذمہ داری کے طور پر وہ کرنا ہوگا۔ لیکن ہمیں ان ترقیاتی اسکیمیوں کو مکمل کرنے کے لئے پیے دیکر ان کو مکمل کرنا ہوئے، وہ اس صوبے کی ہیں اُس فرد کی نہیں۔ صرف اتنی سی بات ہے کہ ہم یہ کام کریں گے۔ دو، پانچ دن میں ہم انشاء اللہ یہ اعلان کریں گے۔ اور اسمبلی کے اندر جو کمیٹیاں ہیں، جناب چیزِ میں! وہ تشکیل دیں گے۔ اور تمام کام rules اور قاعدے کے مطابق ہم کریں گے ذمہ داروں کی حیثیت سے۔ ایک ذمہ دار حکومت صوبے میں موجود ہے۔ ہم پورے ملک کو، فیڈریشن کو یہ لیقین دلانا چاہتے ہیں ان کو یہ باور کرنا چاہتے ہیں کہ ذمہ دار لوگوں کی حیثیت سے ہم یہاں کام کریں گے۔ اور ذمہ داری سے ہر چیز، جو کچھ بھی ہوا ہے۔ جو آدمی مارا گیا ہے، دشمن دی کے حوالے سے، جن لوگوں کو اٹھایا گیا ہے، اغوا برائے تاداں کے حوالے سے، جو ڈاکہ زندگی ہے۔ جناب چیزِ میں! حکومت کے طور پر یہاں میٹھے ہوئے ہم لوگ اسکے ذمہ دار ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ جو کچھ پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اس کا قلع قلع کریں، اسکو ختم کریں۔ اور یہ شاید راتوں رات کی بات نہیں ہے کہ ہم شاید انہیں ختم کر سکیں۔ لیکن کرنے کا ارادہ اگر موجود ہے۔ When there is a will, there is a way۔ اور اگر ہم یہ ارادہ کریں گے انشاء اللہ یہ چیزیں ہوں گی۔ حالات جتنے بھی خراب ہیں لیکن ایسا بھی نہیں کہ اس کو ہم درست نہ کر سکیں۔ انشاء اللہ و تعالیٰ ان کو ہم درست بھی کریں گے۔ جناب چیزِ میں! یہی گزارشات تھیں میری، حکومت کے حوالے سے اور جن نکات پر دوستوں نے باتیں کی ہیں۔ اور اس House کو میں صوبے کا House سمجھتا ہوں۔ چاہے انہوں نے ٹریزیری پنج سے کی ہیں چاہے اپوزیشن کی حیثیت سے۔ لیکن اس تنقید سے ہم نہیں گھبرائیں گے اور سب دوستوں کو یہ موقع دیں گے۔ اور سب دوستوں کو اسیمیں حصہ لینا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے۔ نہ میں ایسا اسکو سمجھ رہا ہوں۔ کہ جو ٹریزیری پنج میں ہیں اُسکی ذمہ داری ہے اور جو ٹریزیری پنج میں نہیں ہے اُسکی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ بلکہ ہم سب کی

ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری میں تو چاہتا ہوں، اور گزارش میری یہ ہو گئی کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ ہم اپنی طرف سے تعاون کی پیش کش کر رہے ہیں۔ ٹریشوری پنجز کی حیثیت سے۔ اور دوستوں سے بھی گزارش یہ ہے کہ وہ تعاون کا رو یہ اپنا کر صوبے کو مسائل سے نجات دلائیں۔ شکریہ جناب چیئرمین!

**Mr . Chairman:** Thank you very much.

**انجینئر زمرک خان:** پوائنٹ آف آرڈر؟

**جناب چیئرمین:** زمرک صاحب! ابھی 15:06 نجح چکے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر تو دو گھنٹے اسمبلی چل گئی ہے۔ normally پوائنٹ آف آرڈر پر دو، سوادو گھنٹے اسمبلی چل گئی ہے۔ جو کہ میرے خیال روایت کیخلاف ہے۔ اسکو آپ لوگ in-written اسمبلی میں لے آیا کریں تو کیا ہوتا ہے؟ مطلب جو بھی مسئلہ ہے۔

**انجینئر زمرک خان:** میں صرف دو منٹ لوں گا۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، بیشک آپ بولیں لیکن مختصر۔ میں تو ایک دن کیلئے یہاں بیٹھا ہوں۔ لیکن اسپیکر کیلئے مستقل عذاب بن جائیگا کہ روزانہ دو، دو یا تین گھنٹے پوائنٹ آف آرڈر پر allow کریں۔

**انجینئر زمرک خان:** میں تین، چار منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔

**جناب چیئرمین:** اوکے۔ اپوزیشن کو اسمبلی میں definitely priority دی جاتی ہے۔

**انجینئر زمرک خان:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ معدرت چاہتا ہوں کہ میں وقت پر اسمبلی اجلاس میں نہیں پہنچ سکا، ہمارا جلسہ تھا۔ آپ کو پتا ہے قلعہ عبداللہ میں 22 تاریخ کو ایکشن ہو رہا ہے۔ میں قلعہ عبداللہ کے حوالے سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ ہم تو یہاں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ کچھ دعوؤں کا میں آپ کو بتاؤں گا جو ہم یہاں کھڑے ہو کر کہتے ہیں ”کہ جی! corruption کو ختم کریں گے، ایسا کریں گے ویسا کریں گے، میرٹ پر کام کریں گے۔“ یہ میرٹ کا بھی بتاؤں اگر وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوتے تو میں اُنکے سامنے آپ سے کہتا۔ کم از کم اُنکی پارٹی کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اتحادی سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرٹ یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ وہ list میں لے آتا۔ میں direct یہاں آیا ہوں۔ میرے حلقے میں لیویز سپاہی کو وزیر اعلیٰ صاحب directive issue کر کے انکو ٹرانسفر کرواتے ہیں۔ لیویز سپاہی آج تک بلوجستان کی تاریخ میں نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔ (داخلت) زیارت وال صاحب! آپ نے بات کی۔ میں اپنی بات کرتا ہوں۔ میں list والا کر آپ کو بتاؤں گا۔ آپ میں نام بتا رہا ہوں۔ آپ میری بات کو نہیں کاٹیں آپ بعد میں جواب دے دیں۔

**جناب چیرمین:** زمرک صاحب! بات سُنی! ٹھیک ہے آپ بات کر لیں پھر زیارت وال صاحب ایک منٹ کیلئے جواب دے دینگے۔

**انجینئر زمرک خان:** آپ کی بات میں نے سُنی، آپ بھی میری بات سُن لیں۔ پھر آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں۔ corruption کرنا چاہتے ہیں۔ آپ پہلے اپنا system تو چلا ہیں۔ آپ لوگوں کو کیا دے رہے ہیں۔ اپنا کام تو دکھائیں کہ آپ لوگ کیا funds دیں گے؟ کیا بنائے دینگے؟ آپ دوسروں کی corruption کے پیچے لگے ہوئے ہیں۔ اپنا کام دکھائیں۔ آپ پچاس ارب کھاں خرچ کر رہے ہیں؟ اُسکا حساب دے دیں، پھر بعد میں میرا حساب لے لیں۔

**جناب چیرمین:** آپ نے کہا "میں جلسے سے آ رہا ہوں؟" - میرا خیال mood نہیں بن رہا ہے۔

**انجینئر زمرک خان:** ہاں میں جلسے سے آ رہا ہوں۔ اسلئے میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ پندرہ لوگ، ایک کو suspend کر دیا۔ بہاں کے معزز ارائیں ان سے کہتے ہیں "کہ آپ نے سُرخ جھنڈا لگایا ہوا ہے اسے اُتارا و آپ کی transfer posting ٹرنسفر جائیگا۔ قسم سے کہتا ہوں۔ میں پشتو نخوا، عوامی نیشنل پارٹی کا جھنڈا ختم کر سکتا ہوں نہ جمعیت کا، اور یہ بھی کہتا ہوں کہ جمعیت نہ پشتو نخوا، عوامی نیشنل پارٹی کا جھنڈا ختم کر سکتی ہیں۔ یہ ایک ایسی پارٹی ہے، جو سب اسی سے نکلی ہوئی ہیں۔ یہ ساری پہلے ایک ہی پارٹی تھی۔ کسی نے آج تک اسکو تم نہیں کیا۔ یہ نیپ کے دور سے آ رہی ہے۔ اُنکو پتا ہے اسکی تاریخ، باچا خان، ولی خان سے لیکر آج تک لیکن اتنا میں کہتا ہوں کہ 22 تاریخ کو ایکشن ہو رہا ہے۔ اتنی انتقامی کارروائیاں جو ہمارے ڈسٹرکٹ میں ہو رہی ہیں۔ یہ برداشت سے بالاتر ہو گئی ہیں۔ میں حقیقت آپکو بتاتا ہوں۔ اگر وہ list میں لے آتا تو آپ کو پتا ہوتا جتنے بھی میرے اپنے عزیز ہیں، میرے نائب رسالدار کو change کر کے اس کوہرا کے طور پر چنن بھیج دیا گیا۔ چیف سیکرٹری کے پاس میں گیا۔ میں نے list کیا۔ میں نے کہا کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کے directive ہے، ڈائریکٹ ڈی سی کو بھیجتے ہیں۔ میں ڈی سی آفس سے لا یا ہوں۔ مجھے fax آیا ہے ڈی سی نے مجھے نہیں دیا ہے۔ میں اپنے through لا یا ہوں۔ یہ ہماری گورنمنٹ ہو گئی۔ یہ وزیر اعلیٰ کی حیثیت ہو گئی کہ وہ لیویز سپاہی کیلئے directive پیش کریں۔ بتائیں آج تک ساٹھ سالہ تاریخ میں ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ، لیویز سپاہی کیلئے directive issue کریں۔ ہم لوگ جاتے ہیں اُن سے directive issue directive کرواتے ہیں۔ ایک یہ کام دوسرا 22 تاریخ کو ایکشن ہو رہا ہے۔ اس طرح advance میں میں بتانا چاہتا ہوں۔ خدا نہ کرے، خدا نہ کرے۔ قلعہ عبداللہ ایک حساس علاقہ ہے۔ red قلم سے اُس پر نشان لگا ہوا ہے۔ جب بھی ایکشن ہوا ہے،

تین دفعہ تو میرے حلقے میں ایکشن نہیں ہوا ہے۔ 22 تاریخ کو پھر ایکشن ہورہا ہے۔ اُس ایکشن کو ہم نے اتنا آنا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے کہ ہم دوسرے کے گھروں میں گھستے ہیں۔ دشمنیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں کرتا ہوں، کوئی اور کرتا ہے، جو بھی کرتا ہے میں نام نہیں لینا چاہتا۔ ہم نے یہی request کی کہ خدا کیلئے ایک پُر امن ایکشن ہو۔ بھائی چارے کا ایکشن ہو۔ ایک جمہوری طریقے سے، جو ہم جمہوریت کا دعویٰ کرتے ہیں، اُس طرح کا ایکشن کر لیں، پوری دنیا کو بتائیں کہ قلعہ عبداللہ ایک پُر امن علاقہ اور پُر امن لوگ ہیں۔ لیکن میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ کوئی نہ کے 800 آدمی کی وہاں ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں، کیا ضرورت ہے؟ ہمارے پولنگ ایکشن کو change کر کے، کسی کو ایک دشمن کی پولنگ میں ڈال دیتے ہیں، دوسرے کو دوسرے دشمن کی پولنگ میں ڈالتے ہیں۔ یہ کہاں کے rules ہیں؟ یہ کہاں کا قانون ہے؟ آپ بتا دیں، میں ایکشن کمیشن کو بھی بتاتا ہوں۔ ہمارے معزز سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں۔ ہماری بیورو کریمی ہماری پولیس بھی بیٹھی ہوئی ہے۔ سب کو پتا چل رہا ہے۔ خدا نخواستہ 22 تاریخ کو کوئی گڑ بڑ ہوئی پھر کس سے گلہ کریں؟ میں اپنی پولنگ پرووٹ ڈالنے کیلئے نہیں جاسکتا ہوں۔ کیا ضرورت ہے 11 تاریخ کو وہاں کے اپنے لوکل لوگوں سے ڈیوٹی کرائے جاتے۔ 800 لوگ کوئی نہ سے کیوں اور کس بنیاد پر لے گئے ہیں؟ میں ایکشن کمیشن سے پوچھنا چاہتا ہوں میں یہاں کسی سے نہیں پوچھنا چاہتا۔ میرا کام ایکشن کمیشن سے ہے۔ یہاں کے چیف سیکرٹری، وزیر اعلیٰ اور گورنر سے ہے۔ یہی suspend request کرتا ہوں کہ ہمارا خیال رکھا جائے۔ یہاں تک ہمارا ایک لیویز نائب رسالدار کو request کر دیا گیا ہے۔ کس بنیاد پر؟ مطلب یہ میں اپنے حلقے میں نہیں جاسکتا ہوں۔ میرے حلقے میں لیویز سپاہی میری بات نہیں سنتے ہیں۔ میں کیسے وہاں کا elected Member کرنا چاہتا۔ لیکن یہ بھی گورنمنٹ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے علاقے میں بھی کوئی مداخلت نہ کرے۔ اس سے گڑ بڑ ہو جائیگی۔ اسکے پھر بہت خطرناک نتائج ہونگے۔ میں نے ایکشن کیا، جمہوری طریقے سے جیتا ہے۔ جس نے بھی جیتا ہے ہم اُنی قدر کرتے ہیں تو وہ میری قدر بھی کریں۔ یہ ہمارا ایک ایسا forum ہے، جس پر ہم ایک دوسرے کو سن لیں اور اس مسئلہ کو حل کریں۔ میں تو اس بنیاد پر، ہمارے اپوزیشن لیڈر مولانا صاحب بات کریں گے، دومنٹ۔ میں ان ڈیوٹیوں کی بنیاد پر واک آوٹ کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** نہیں جو بات آپ نے کرنی تھی وہ تو پوری اجازت point of order پر ہم نے دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ واک آوٹ کی کوئی نوبت نہیں بنتی۔ کیونکہ جو بات آپ نے کرنی تھی، floor of the House پر، حالانکہ وہ point of order کا حصہ نہیں بنتی تھی، وہ مکمل ہم لوگوں نے allow کیا کہ آپ

اُس پر بولیں۔

**جناب عبداللہ جان بابت:** جناب اسپیکر! میں گواہ ہوں۔ میں قلعہ عبداللہ میں تقریباً دو تین دن رہا ہوں۔ ابھی یہ مسئلہ کہ گھروں میں گھسنے۔ اب اصل مسئلہ دوسرا ہو گیا۔ زمرک خان جو ہے تھوڑا بہت جذباتی ہیں۔ کیونکہ عوام نے اس دفعہ 90% لوگ انکے جو حلقة میں ہیں، میں خود وہاں گیا ہوں، حبیب زئی، عبدالرحمن زئی اور مسے زئی۔ انکے گاؤں پیر علی زئی میں کل ہمارا جگہ تھا۔ وہاں تو بالکل پر امن فضا تھی۔ اور ہم وہاں public میں جا کر جلسے کرتے تھے کسی نے یہ شکایت نہیں کی۔ زمرک صاحب پتا نہیں، نواب صاحب اور میں خود وہاں تھے۔ ہم لوگ اسم اللہ خان کے گھر گئے۔ میں اسم اللہ خان کی قدر کرتا ہوں جب اسم اللہ کا کڑائی حمایت کرتے تھے۔ (مداخلت) نہیں ایک منٹ! زیارت وال! زمرک خان میرے دوست ہیں۔ ابھی میں حیران ہوں اسم اللہ، نہیں ایک منٹ! اسم اللہ خان جو اس وقت، نواب صاحب کل انکے گھر گئے۔ (مداخلت) نہیں ایک منٹ زیارت وال! جذباتی نہ ہوں آسان مسئلہ ہے۔

**Mr . Chairman:** No direct talks.

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** میرے سامنے ہاتھ ایسے ایسے نہیں کرو۔ جو کچھ بتانا ہے House کو بتاؤ ایک چیز نہیں چھپاؤ۔ (مداخلت - شور)

**جناب چیریمن:** نہیں، نہیں، No direct talks۔ (مداخلت - شور) مولانا واسع صاحب!

آپ ذرا اس side کو ڈھادیں۔ عبداللہ بابت صاحب! kindly ایک منٹ کیلئے بیٹھ جائیں۔ اسمبلی کو اسمبلی بننے دیں۔ آپ کو موقع دیا جائیگا، بیٹھ جائیں۔ kindly نہیں آپ کو time دے دینے۔ لیکن basically اسمبلی کی میں سمجھتا ہوں کوئی decorum ہوتی ہے۔ اگر ہم لوگ اسکو قائم نہیں رکھیں گے، تو پھر اس اسمبلی کی کوئی value نہیں رہیں گی۔ اگر کوئی اسمبلی بولے بھی اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آج اگر اسمبلی کو کوئی توجہ دیتا ہے یا بولتا ہے، اتنے معزز ارکان آتے ہیں، بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ وہ اس اسمبلی میں اپنے points کرنے سے بہتر نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ اسکی کوئی value ہے اسکی decorum ہے۔ اسکی direct talks ہے۔ points بھی اٹھائے جاتے ہیں۔ ہوتا، ہاں definitely allegations پر جواب بھی دیا جاسکتا ہے۔ وہ تو میں نے زیارت وال صاحب سے کہا کہ آپ جواب دیں۔ اس وقت مولانا صاحب، Leader of the Opposition کو میں دعوت دونگا کہ وہ مختصر بات کریں۔

**مولانا عبدالواحش (قائد حزب اختلاف):** شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب چیرین:** کیونکہ اس وقت کسی subject پر بحث نہیں ہو رہی، تو صرف points، ایک نقطہ ہے۔ آپ Leader of the Opposition ہیں، آپ میں انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن بہتر ہو گا کہ آپ مختصر کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** میں کوشش کرتا ہوں کہ مختصر کروں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے آنے سے پہلے زیارت وال تقریر کر رہے تھے ہم نے بہت اچھے طریقے سے سنی۔ انہوں نے تفصیل سے بات کی۔ کچھ باتیں گزر گئی تھیں۔ باتیں تو بظاہر اچھی تھیں لیکن پتا نہیں یہ کس کو سنارہ ہے تھے؟ یہ میں پتا نہیں تھا کیونکہ ابھی اگر ڈیم کی ضرورت ہو یا کسی اور چیز کی ضرورت ہو یا امن و امان کی ضرورت ہو۔ جو بھی صورتحال ہو تو انکے ہاتھ میں سب کچھ۔۔۔۔۔

**جناب چیرین:** حکومت کو پروگرام بتارہ ہے تھے کہ یہ حکومت کا پروگرام ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** پروگرام بتارہ ہے تھے لیکن عملی طور پر ڈیم بیانی کیلئے کچھ کیا، رقم، بہر حال وہ چھوڑ دو کیونکہ پھر بحث لبی ہو جائیگی اور آپ کہتے ہیں کہ مختصر کریں۔

**جناب چیرین:** نہیں، نہیں، مختصر کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! زمرک خان صاحب نے جو بات کی اور جو point اٹھایا، دو باتیں ہیں۔ ایک ایکیشن کمیشن کی طرف سے، کیونکہ یہی ایک floor ہے، ایک House ہے مسائل پر توجہ دلانے کیلئے، حکومت کی بھی ذمہ داری ہے، وہ ناراض کیوں ہو جاتے ہیں۔ غصہ کیوں ہو جاتے ہیں؟ اور غصہ کیوں دیتے ہیں؟ کیونکہ توجہ مبذول کرنے اور point رکھنے کیلئے یہی forum ہے۔ جناب اسپیکر! میں خود گیا تھا وہاں قلعہ عبداللہ۔ اب قلعہ عبداللہ کے حالات ہم سب کو معلوم ہیں۔ کہ وہاں قبائلی حالات کس طرح ہیں۔ اور کس طرح انکی دشمنیاں ہیں۔ اور اب ایکیشن کے حوالے سے آپکو بھی معلوم ہے کہ چمن کی کیا حالت ہوئی۔

توبہ کاڑی میں ہمارے لوگوں کو مارا۔ چمن میں تین چار قتل ہوئے ان لوگوں کے درمیان۔ تو قلعہ عبداللہ ایک حساس علاقہ ہے۔ لہذا آپکی توجہ، آپکا توسط، آپ اس پر فیصلہ کر لیں۔ کہ قلعہ عبداللہ میں بھی سرکاری ملازمین موجود ہیں۔ ہر ایکیشن اُنکی نگرانی میں ہوتا ہے۔ لیکن کیا ضرورت ہے کہ 800 لوگوں کو، یہاں سے اُنکی ڈیوٹیاں لگا کر کے پریزا یئڈنگ آفیس اور اسٹینٹ پریزا یئڈنگ آفیس بناؤ کر بھیجا۔ جناب اسپیکر! وہاں بھی سرکاری عملہ موجود ہے۔ ایکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں۔ نیا ڈسٹرکٹ نہیں کہ آپ سمجھتے ہیں کہ وہاں

ڈیپارٹمنٹس کے لوگ نہیں ہیں۔ لیکن اس ضمنی ایکشن میں کوئی سے لوگوں کو تعینات کر کے وہاں بھیجا، شائد یہ کوئی نہ کی تاریخ تو نہیں دھراتی ہے جیسے کہ 5-PB, 4-PB اور کوئی چانگی وغیرہ یہ تاریخ دھراتی ہے یا کیا کرتے ہیں۔**تو جناب اپسیکر!**-----

**جناب چیئرمین:** یزمرک صاحب نے بتادیا۔

**قائد حزب اختلاف:** میرا عرض سنیں جناب اپسیکر! حکومت اور اسمبلی کے توسط سے ایکشن کمیشن آف پاکستان سے ہم یہی کہتے ہیں کہ یہ بالکل دھاندی کی نشاندہی ہے۔ یہ کچھ مخصوص لوگوں کیلئے۔ کیونکہ وہاں جب لوگ موجود ہیں، تو وہاں سے کیوں تعینات کرتے ہیں۔ اگر آپکا حلقوہ ذوب میں کوئی سے لوگوں کو تعینات کر کے بھیجا جائے اور وہاں لوگ موجود ہوں تو آپ کیا فیصلہ کریں گے؟ آپکے ذہن میں کیا ہو گا؟ دوسری بات یہ ہے جناب اپسیکر! ہم clear cut بتادیں کہ اے این پی ہمارا تحدی ہے۔ اور ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ 11 میں کو جس پولنگ اسٹیشن پر ایکشن ہوا ہے اُسی پولنگ پر ایکشن کر لیں۔ لیکن ہوا اس طرح جناب اپسیکر! کہ وہاں جو پولنگ اسٹیشن حکومتی پارٹی کے نقصان میں ہے۔ یعنی اپنا نقصان سمجھتے ہیں کہ اس پر ہم ووٹ زیادہ نہیں لے سکتے۔ تو ان پولنگ اسٹیشنوں کو ادھر ادھر کر دیا۔ block توڑ دیا۔ لہذا ہمارا simple floor مطالبہ یہ ہے۔ اور اسمبلی کے توسط سے، ایکشن کمیشن آف پاکستان سے، اگر حکومت کی آسمیں مداخلت ہو، تو بھی مداخلت نہ کرے۔ اگر ایکشن کمیشن نے خود کیا ہے، تو بھی ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ 11 میں کا جو پولنگ اسٹیشن تھا اُس پر ایکشن کر لیں۔ اور تیسرا بات جو زمرک خان صاحب نے کہی۔ جناب اپسیکر! ہمارے اور آپکے، ہم سب قبائلی لوگ ہیں۔ نواب شاہوانی کے حلقے میں یو یز ہے۔ زیارتوال کے حلقے میں ہے۔ نواب صاحب کے علاقے میں ہیں۔ جہاں جہاں یو یز فورس ہے۔ اس پارلیمنٹ میں مجھے میں، تیس سال ہو گئے۔ آپ بھی اپسیکر صاحب! ادھر ہے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ یو یز کا کہیں ٹرانسفر ہوا ہے، نہیں۔ یعنی اسکا معنی یہ ہے اس طرح سرکاری قانون تو نہیں۔ لیکن ہماری روایات اس طرح ہیں کہ ہم یو یز کو ٹرانسفر نہیں کرتے ہیں۔ اگر وہاں کے تحصیلدار اور اسٹینٹ کمشنر اپنے امن و امان کے حوالے سے ایک تھانے سے دوسرے تھانے میں ٹرانسفر کر کے، لیکن چیف منسٹر کی directive سے میں آب سُن رہا ہوں، اس سے پہلے کبھی بھی چیف منسٹر کے directive سے وہاں کی یو یز، رسالدار یا نائب رسالدار، جمیڈار یا جو بھی۔ تو یعنی اس وقت پر کہ 22 تاریخ کو ضمنی ایکشن ہو رہا ہے۔ اور انکو دھمکا کر کے transfer کر اکر کے۔-----

**جناب چیئرمین:** زمرک نے اسکے متعلق بات کر لی۔

**مولانا عبدالواحش (قائد حزب اختلاف):** میراعرض سن لیں اپنے صاحب۔ جناب اپنے! یہ صوبائی حکومت کا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے شایان شان، یہ انکے منصب کا تقاضا نہیں ہے۔ لیویز نہیں جاسکتی۔ یہ ایکشن گزر جاتا ہے، یہ پھر اپنے طور پر وہ اپنے آپ کو لا سکتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے اقدامات سے، یہ اچھی روایات جو زیارت وال صاحب فرمارے ہے تھے۔ کہ انکو بھی حق دیا جاتا ہے۔ ہم اپنے آپ کو بھی ذمہ دار سمجھتے ہیں انکو بھی۔ اس صوبے کے سارے وہ ایک دوسرے کی萨 تھے، تو یہ کس طرح ہے کہ آپ ان لیویز سپاہیوں کو معاف نہیں کرتے ان کے خلاف انتقامی کارروائی کرتے ہیں۔ تو یہ صوبہ پھر کس طرح چلتا ہے؟ انکی تو اچھی تقریر تھی۔ لیکن جو یہ عمل ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ چیف منسٹر صاحب کا قلعہ عبداللہ میں کیا کام ہے؟ اگر ہمارے پشوختوں میں عوامی پارٹی کے دوستوں نے کی ہے تو اُس سے directive جاری کروائی ہے۔ لہذا یہ دوستیں ایکشن کمیشن آف پاکستان، اسکا یہ ناروار ہے۔ اور ان لیویز سپاہیوں کے خلاف انتقامی کارروائی۔ ہم اسکی پُر زور مذمت کرتے ہیں۔ اور ہم اس ناجائز عمل کے خلاف اس House سے بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن ارکین واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

**جناب چیئرمین:** مولانا صاحب! آپ نے تو اپنی بات کر لی۔ ابھی بائیکاٹ تھیں بنتا۔ میں نے اتنا مبارٹا point of order پر دیا۔ میر عاصم صاحب! آپ اپنے دوسرا تھیوں کو ساتھ لے جائیں اور انکو منا کر لے آئیں۔ تو انکے کہنے پر تو نہیں آئیں گے، اگر آپ جائیں بہتر ہے، اسمبلی کی روایت ہے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** جناب چیئرمین! مجھے سن لیں۔

**جناب چیئرمین:** بیشک آپ اسکا مختصر جواب دیں۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** ریکارڈ کی دُرستگی کیلئے، ہر آدمی کو، چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جہاں تک ایکشن کمیشن کی بات ہے، وہ جانے اُسکے کام جانے، اُسکی پولنگ جانیں۔ جہاں تک انتظامی معاملات ہیں یہ صوبائی حکومت کے اختیار میں ہیں۔ میں آپکے سامنے اس floor پر دعوے سے کہتا ہوں، آپ ذمہ دار شخص یہاں بیٹھے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی directive، لیویز سپاہیوں کے تباولے کے ریکارڈ لالے کے رکھ دیں پھر بات کریں۔ اور اگر ایسی گورنمنٹ کو موردا نہ امام ٹھہرانا ہے۔ تو جناب چیئرمین! پھر اس طریقے سے تو باتیں نہیں ہوتی ہیں۔ میں تو اس بنیاد پر کہہ رہا تھا کہ اگر کسی تحصیلدار یا ذی سی نے کیا ہے۔ تو اُس سے جواب طلب کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ وزیر اعلیٰ یہاں سے لیویز کے ٹرانسفر کیلئے directive جاری کرتے ہیں، آپ سے کہتا ہوں، میں ماں کو جانتا ہوں آپ بھی جانتے ہیں اور سب یہاں never۔

بیٹھے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے ”کھپا بازی، فلاں فلاں“۔ جوانسان، جو چیزیں اپنے آپ میں دیکھتا ہے، وہ دوسری جگہ جا کے یہ محسوس کرتا ہے کہ یہاں بھی یہی ہوگا۔ یہ چیزیں اپنے آپ میں یہ دیکھتے ہیں، یہ ٹھپوں کی روایات کے لوگ ہیں، ٹھپے لگائیں گے اور اس مرتبہ انکی ٹھپوں کی گنجائش نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ و تعالیٰ خدا کے فضل سے ایسی شکست سے دوچار کریں گے کہ زندگی میں ایکشن کا نام بھی نہ لے سکیں۔ لیکن بات یہ ہے، کہ بات کو طریقے سے ترتیب سے۔ میں اس بات پر غصہ نہیں ہو رہا ہوں۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ جو تنقید ہوگی اُسکو میں برداشت کروں گا۔ لیکن یہ Leader of the House پر کہ یویز کے لئے directive جاری کر رہے ہیں not at all آپ بھی سمجھتے ہیں میں بھی سمجھتا ہوں۔ وہ ایک ذمہ دار آدمی ہے، ایسا نہیں ہے۔ جہاں تک ایکشن کمیشن کی باتیں ہیں، اس نے کیا کچھ کیا ہے؟ کیا پونگ اسکیم بنائی ہے، کس طریقے سے بنائی ہے؟ یہ اسکا کام ہے ہمارا کام نہیں، اس سے ہمارا تعلق بھی نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک انتظامی معاملات ہیں، ہم انشاء اللہ و تعالیٰ اس حلقة میں پُر امن ایکشن کرائے دینگے۔ یہ جو ہماری ذمہ داری ہے حکومت کے طور پر وہ ہم کریں گے۔ باقی جو چیزیں ہیں، یہ ایسی الزام لگانے والی باتیں ہیں، ایسا نہیں ہوگا۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ شکریہ، آپکی وضاحت کا شکریہ۔ اور یہ جو points آئے ہیں معزز ارکان نے، ہمارے سینئر ارکان نے اٹھائے ہیں۔ لاءِ اینڈ آرڈر پر تو 24 تاریخ کو بحث ہوگی۔ اُس سے متعلق جو بھی چیزیں ہوں وہ آپ لوگ آ کر کے کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر ضرورت پڑگئی تو اگلے دن پھر رکھ سکتے ہیں، next session day اور سب سے زیادہ باتیں electricity break down میں جو Pylons اڑتے ہیں یا الوڈ شیڈنگ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعی ایک بہت serious مسئلہ بن گیا ہے اور ہمارے سینئر ارکین نے اس پر بولا ہے بلکہ سارے House نے اس پر بولا ہے۔ اسکے لئے میں 22 تاریخ کو دن کو ایک بجے Chief QESCO کو بلائیں گے تو PEPCO کے Chief کو بھی چاہیے۔ لیکن چونکہ ارکان نے Chief QESCO کا مطالبہ کیا ہے اور اس سے related لاءِ اینڈ آرڈر کیلئے ہوم سیکرٹری کیم تاریخ کو اسیکر چیئرمین میں ارکان کو briefing دیں گے۔ اور جن کوشکایت ہوگی وہ انکو بتا دیں۔ کیونکہ لاءِ اینڈ آرڈر اور electricity دونوں ایک دوسرے سے related ہیں اور جو Pylons اڑتے ہیں پھر انکی مرمت کرتے ہیں۔ 24 کو آپ لوگوں کی بحث ہے لاءِ اینڈ آرڈر کے اوپر نہیں 23 کو تو اسمبلی کا اجلاس نہیں ہے، آپ لوگ بھی ادھر مصروف ہونگے۔ اگر آپ لوگوں میں سے کوئی رہ جائے، 22 تاریخ بہتر ہے ہمارے لیے کیونکہ ہم لوگ اُسمیں یہ کہہ سکتے ہیں۔

**جناب عبدالحیم زیارتوال (صوبائی وزیر):** دونوں جب موجود ہونگے، سب کو وہ briefing دے دیں۔ اس briefing کے حوالے سے صرف نہیں ہے کہ ہمیں دیں گے۔ وہ بھی میٹھے ہونگے انکو بھی briefing دی جائیگی ”کہ کیا کچھ ہم نے کیا ہے کیا کچھ ہم کر رہے ہیں یا کیسے ہم آگے جا رہے ہیں۔“

**جناب چیئرمین:** ٹھیک ہے 24 تاریخ کو ہم دن کو 3 بجے رکھ لیتے ہیں۔ 4 بجے اجلاس ہوگا 3 بجے پہلے ہم لوگ ہوم سیکرٹری کو اور Chief QESCO کو بیلا لیتے ہیں وہ یہ وضاحت بھی کریں۔

**جناب عبداللہ جان بابت:** چیف سیکرٹری کو بھی بلا لیں۔

**جناب چیئرمین:** ہوم سیکرٹری اس سے زیادہ related ہوتا ہے۔ یہ تو electricity کے متعلق ہو گئی۔ اور جو زیارت وال صاحب نے کہا تھا یعنی اس اسمبلی کی طرف سے ایک letter فیڈرل گورنمنٹ اور واپڈ اکوجائے کہ وہ جو انہوں نے already ہمارے جو کام شروع ہیں خصدار، دادواور لور الائی ڈی جی خان کے اور پر انکو complete کر کے test کیا جائے تاکہ روزانہ کا یہ مسئلہ ختم ہو جائے۔ اور جو انکی commitment کیا جائے تاکہ روزانہ کا یہ مسئلہ ختم ہو جائے۔

کیا جائے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) کیونکہ اسکے اور پر فیڈرل گورنمنٹ committed ہے۔

flood damages، پرانشل گورنمنٹ کو آپ لکھیں کہ اس کیلئے فوری طور پر جو ٹیکمیں already الگی ہوئی ہیں انکو مزید support دی جائے تاکہ جن areas کی نشاندہی ابھی House میں ہوئی ہے، ان میں ٹیکمیں جائیں۔ اور لوگوں کی کھڑی فصلوں کا یا جو گھر گرے ہوئے ہیں انکا اندازہ لگائیں، اور انکے compensation کا لگایا جائے تاکہ گورنمنٹ اسکے لئے فوری compensation کا بندوبست کرے۔ اور بقایا چیزوں کے لئے گورنمنٹ آف بلوچستان کو آپ لکھ دیں۔

water supplies کے متعلق، جس میں ڈیزیل نہیں ہے یا کوئی شہر میں water supply کا problem ہے۔ سبب جو ایران سے آتے ہیں اسکے لئے پرانشل گورنمنٹ کو لکھ دیں کہ اپنے طور پر اسکو انٹھائے اور فیڈرل گورنمنٹ کو۔ بیورو کریمی سے بھی کہیں کہ جب منتخب نمائندے جائیں تو انکی say ہے اور respect ہے definitely G.M کے کو اسمبلی کی طرف سے لکھ دیں کہ کوئی شہر میں گیس کا پریشر اور خصوصی طور پر قلات میں جو گیس کے پریشر کا ذکر کیا گیا ہے، اسکو ذکر کیا جائے۔ اور چیف منستر کو یہ بھی، گورنمنٹ کو جو یہاں لکھتے ہیں وہ یہ لکھ دیں۔ پاسپورٹ، واطر سپلائی، ہزارہ ناؤں میں ماسٹر زکلاسز ہیں، الیف سی اور پرائیویٹ ملیشیاء کی جو ہمارے معزز نمائندوں نے

بات کی، بات تو کر لیتے ہیں پھر خود وہ چلے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ہم اسکے ذمہ دار ہیں۔ معزز منظر صاحب نے بات کی، اسمبلی کمیٹیز اُس وقت بنیں گی جب آپ کی کیبینٹ بنے گی۔ کیونکہ روایت یہ ہے کہ اسمبلی کمیٹی کا چیئرمین وہ ہوتا ہے جو گورنمنٹ کا منستر نہ ہو۔ تو بہتر یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں اکٹھی complete ہو جائیں۔ یا پہلے کیبینٹ complete ہو جائے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** جناب چیئرمین! rules میں ایسا بھی نہیں ہے کہ منستر چیئرمین نہیں ہو سکتا۔

**جناب چیئرمین:** روایت ہے، روایت ہے۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال (صوبائی وزیر):** البتہ کوشش کرتے ہیں کہ منستر کو نہیں ہونا چاہیے، ورنہ کر سکتا ہے، ہو سکتا ہے، بن سکتا ہے۔

**جناب چیئرمین:** یہ اُس زمانے کی بات تھی جب اٹھاؤں، اٹھاؤں منظر ہوتے تھے کوئی اور فتح ہی نہیں جاتا تھا۔ ابھی تو ماشاء اللہ مبرز کافی ہیں۔ اور ابھی جو اپوزیشن آئی ہے۔ اور انہوں نے جو اپنے خدشات ظاہر کئے ہیں، گورنمنٹ اور ایکشن کمیشن اُسکا مکمل بندوبست کریں۔ کہ جو خدشات انہوں نے ظاہر کئے ہیں، ایکشن میں allegations definitely ہیں۔ اگر واقعی کدھری اُسمیں ہے۔ تو پہلے بھی زیارت وال صاحب نے حکومت کی طرف سے یقین دہانی کروائی۔ اور بقا یا میں حکومت سے یہ کہتا ہوں کہ وہ 22 تاریخ کو اسکے لئے صحیح اور سنجیدہ بندوبست کرے تاکہ وہاں law and order اور اس طرح کے جو دوسرے واقعات ہوئے ہیں، یہ مزید جنم نہ لیں۔ بہت شکریہ۔ اب اسمبلی کا اجلاس 22 تاریخ صبح 11:00 بجے تک کلیئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکدر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

ختیر شُك

